ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
KHATME NUBUWWAT

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

القرآن

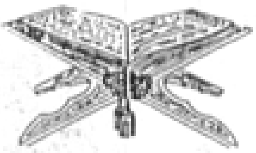

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحمٰن کے بندے اور اُن کی صفات!!

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں۔ جو چلتے ہیں زمین پر دبے پاؤں اور جب بات کرنے لگیں اُن سے بے سمجھ لوگ تو کہیں صاحب سلامت، اور وہ لوگ جو کاٹتے ہیں۔ اپنے رب کے آگے سجدے میں اور کھڑے اور وہ کہتے ہیں کہ اے رب ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب۔ بے شک اُس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔ وہ بُری جگہ ہے رہنے کی۔ (حاشیہ شیخ الہند)

الحدیث

تکبر لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ" اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، نَعْلُهٗ حَسَنَةً فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ" يُحِبُّ الْجَمَالَ: اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ" (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے بھی اچھے ہوں۔ اس کا جوتا بھی اچھا ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند فرماتا ہے (آپ نے فرمایا) تکبر حق سے روگردانی کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

اقوالِ سلف

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نے فرمایا

آپ کو غیر اللہ سے اس قدر تعلق کیوں ہے ؟ اپنا نفس ہو، اپنی اولاد ہو، اعزہ واقربا ہوں سب کے سب فانی اور غیر محبوب حقیقی ہیں۔ ان سے دل لگانا سخت غلطی ہے، دل میں جگہ اور محبت صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیئے .... کوئی بھی اس کے سوا قابل محبت نہیں ۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۱۷تا ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۳ تا ۱۹ اپریل ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 43

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

اِس شمارے میں

۱ ــــ لیلۃ القدر ــــ ۴
۲ ــــ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات اور آپ کا فرض ــــ ۵
۳ ــــ اعجاز القرآن ــــ ۶
۴ ــــ دین اسلام کے انسانیت کو کیا دیا؟ ــــ ۸
۵ ــــ اسلام کا اقتصادی نظام اور اشتراکیت ــــ ۱۱
۶ ــــ خطبہ جمعہ فکرِ آخرت ــــ ۱۳
۷ ــــ برطانیہ میں جنسی تعلیم اور مسلمان تعلیم ــــ ۱۴
۸ ــــ فوائد القرآن بزبان آخر الزمان ــــ ۱۸
۹ ــــ قرآن پاک کا مطالعہ ــــ ۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــ مزمل سعید
- سیکر یمنٹو ــــ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــ لیہ ایکو، انصاری
- برطانیہ ــــ محمد اقبال
- اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــ محمد ادریس
- ناروے ــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی
- ماریشش ــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــ سید زبیر حسن بخاری

برکات ربانی کی سب سے پہلی بارش

مولانا ابوالکلام آزاد

لیلۃ القدر

شب قدر میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا

ظلمت کدہ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا جو روشن تھا یعنی ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شب قدر میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا۔ اور برکات ربانی کی سب سے پہلی بارش ہوئی۔ رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے۔ جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے۔ قرآن کریم میں اس کو ہزار مہینوں سے بہتر بتلایا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے۔ نبی علیہ السلام نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت زیادہ ہیں۔ آپ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں۔ اگر وہ نیک اعمال میں برابری کرنا چاہے تو بھی برابری ناممکن ہے۔ اس سے اللہ کے لاڈلے نبی کو رنج ہوا۔ اس کی تلافی میں یہ رات مرحمت ہوئی۔ بعض روایات میں یوں بھی منقول ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار حضرات کا ذکر فرمایا حضرت ایوبؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت حزقیلؑ، حضرت یوشعؑ جو اسی اسی برس تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کو حیرت ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے۔ اور سورۃ القدر سنائی۔

لیلۃ القدر کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے

عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (الصحیحین)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہو۔ اس کے تمام پچھلے گناہ (نہ حقوق العباد) معاف کئے جاتے ہیں۔

آئیے شب قدر کی تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں۔ مکے سے تین میل کی مسافت پر کوہ حرا واقع ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے ایام رمضان میں سخت گرمی کے دن تھے۔ اور شدت گرمی سے ریگستان بطحا کا ذرہ ذرہ تنور بنا ہوا تھا۔ اس کوہ حرا کے ایک تیرہ و تار غار میں عالم سے ایک کنارہ کش نوجوان سر بزانو تھا۔

وہ بھوکا تھا۔ لیکن بھوکا نہ تھا کہ اس کے پاس کھانے کی وہ چیز تھی جس کو کھا کر پھر انسان کبھی بھوکا نہیں ہوتا۔ وہ پیاسا تھا لیکن وہ پیاسا نہ تھا کہ اس کے پاس پینے کی وہ چیز تھی جس کو پی کر پھر انسان کبھی پیاسا نہیں ہوتا، وہ تین تین چار چار دن کھانا پینا چھوڑ دیتا تھا۔ اس کے جاں نثار بھی اس کی محبت میں کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ لیکن وہ ان کو منع کرتا تھا۔ کہ تم میں کون میری طرح ہے۔ میں بھوکا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھ کو کھلاتا ہے۔ میں پیاسا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھکو پلاتا ہے۔

کوہ حرا کا عزلت نشین اسی طرح بھوکا پیاسا سر بزانو تھا۔ کہ ایک نور بے کیف نے تیرہ و تار غار کو روشن کر دیا، وہ نور بے کیف کیا تھا؟

> **اسی رات جبابرۂ عالم کی شکست و تباہی کے لئے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب ہو رہا تھا**

ہدایت و عرفان کا ایک آفتاب تھا۔ جو مطلع حظیرۃ القدس سے طلوع ہوا کہ اس کے سینے میں غروب ہو گیا۔ بے شک اس نے تو یہ کلام آپکے دل پر اتارا ہے۔ پھر اس کے سینے سے نکل کر تمام عالم کو اس کی شعاعوں سے روشن کر دیا۔

وہ آفتاب جس کا مطلع حظیرۃ القدس تھا۔ وہ آفتاب جس کا مغرب سینۂ نبوی تھا۔ وہ آفتاب جس نے عالم کو منور کیا۔ قرآن مجید تھا۔ جو ماہ مقدس کی شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل ہونا شروع ہوا۔ رمضان المبارک میں خدا کا کلام بندہ کو پہنچنا شروع ہوا۔ پس ان ایام میں ہماری بھوک، ہماری پیاس، ہمارا احتیاج، تمام عالم سے اجتناب اس یادگار میں ہے۔ کہ ہم تک تو خدا کا پیغام لایا۔ وہ ان دنوں بھوکا و پیاسا تھا۔ اور وہ تمام لذائذ مادی سے مجتنب تھا۔

رمضان المبارک کی حقیقت یہی ہے۔ کہ وہ ماہ جس میں داعی اسلام حسب اتباع نوامیس نبوت متحمل نزول، قرآن کے لئے غذائے مادیہ عالم سے مستغنی رہا۔ اور اس لئے ضروری ہوا۔ کہ پیروان ملت اسلامیہ اور متبعین طریقہ محمدیہ ان ایام میں ضروریات مادہ عالم سے مستغنی رہیں۔

وہ کون سی شب مبارک تھی جس میں خدا کا کلام [illegible] ایک انسان کے منہ میں ڈالا گیا۔ وہ لیلۃ القدر یعنی عزت و حرمت کی رات تھی۔ بے شک وہ عزت و حرمت کی رات تھی۔ وہ رات تھی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کہ آسمان والوں کی باتیں زمین والوں کو سنائیں۔ وہ امن و سلامتی کی رات تھی۔ کہ اس میں دنیا کے لئے امن و سلامتی کا پیغام آیا۔

وہ شب کیا عجیب شب تھی۔ دنیا عصیان و حق ناشناسی کی تاریکی میں مبتلا تھی۔ دیو باطل کا تمام عالم اسلام پر استیلا تھا، توحید کا چہرۂ نورانی کفر و شرک کی ظلمت میں محجوب تھا۔ نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں۔ دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں قوت الٰہی سے بغاوت کر چکی تھیں۔ ایک نحیف و ضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں پر غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی۔ لیکن اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا۔ جو روشن تھا۔ وہ گوشہ غار حرا کا گوشہ تھا۔ وہ عزلت نشین حرا کی جبین مبارک تھا جو قوۃ الٰہی کے آگے سر بسجود تھی۔ میری مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اقدس ہے۔

یہ رات بھی عجیب تھی کہ جس میں قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا تھا۔ جبابرۂ عالم کی تخریب و تادیب کے لئے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب ہو رہا تھا۔ نیکیوں کا لشکر دوبارہ مقابلے کے لئے آراستہ کیا جا رہا تھا۔ نور کی سرلشکری کے لئے وہ وجود اقدس منتخب ہو رہا تھا۔ جو حرا کے غیر مصنوع حجرے میں بیدار اور سربسجود تھا۔ اور رحمت کے محافظ فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے ہم نے اس کتاب مبین کو ایک مبارک شب میں اتارا کیونکہ ہمیں انسانوں کو ڈرانا ہے۔ اس لئے یہ شب وہ تھی جس میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا۔ وہ شب ہے جس میں برکات ربانی کی سب سے پہلی بارش ہوئی۔ یہ وہ شب ہے۔ جب اس سینے میں جو خزینۂ نبوت تھا۔ کلام الٰہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوئے۔ اور رحمت ہائے آسمانی

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات اور آپ کا فرض

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہو چکا ہے۔ لندن میں دفتر کے قیام کے بعد نہ صرف برطانیہ بلکہ آس پاس کے ملکوں میں بھی عالمی مجلس کے راہنماؤں نے تبلیغی دورے کئے۔ اور عربی اردو اور انگلش میں لٹریچر پہنچایا۔ اس کے علاوہ متعدد ملکوں میں ختم نبوت کانفرنس بھی منعقد ہو چکی ہیں

گذشتہ سال امریکہ میں کئی ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں۔ ان کانفرنسوں اور تبلیغی دوروں کا یہ اثر ہو چکا ہے کہ قادیانیت بوکھلا گئی ہے۔ اور اس کے قدم اکھڑ چکے ہیں۔

عالمی مجلس کے دو راہنماؤں الحاج مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا اور مولانا منظور الحسینی نے حال ہی میں ایک افریقی ملک مالی کا دورہ کیا۔ جہاں سے یہ رپورٹ ملی تھی کہ وہاں کے ایک راہنما شیخ عمر کانتے قادیانی ہو چکے ہیں۔ اور ان کے زیر اثر ۵۰ گاؤں بھی قادیانی بن چکے ہیں۔ جن کی کل آبادی ۴۰ ہزار تھی۔

عالمی مجلس کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے مشورے سے مذکورہ بالا دونوں راہنماؤں نے وہاں کا دورہ کیا۔ ملاقاتیں کیں۔ شیخ عمر کانتے سے بھی تفصیلی ملاقات ہوئی۔ اور انہیں فتنۂ قادیانیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ (اس دورے کی تفصیل بعد از ہفت روزہ ختم نبوت، روزنامہ اخبارات کے علاوہ مختلف ہفت روزوں میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ حتیٰ کہ عرب ممالک کے اخبارات اور یہاں سندھی زبان میں شائع ہونے والے رسائل میں اس دورے کی روداد آ چکی ہے) اس دورے میں ہونے والی تقریروں ملاقاتوں اور لٹریچر کی تقسیم کا یہ اثر ہوا کہ وہ ۴۰ ہزار افراد جو قادیانیت کے دھوکے میں آکر اسلام سے دور ہو گئے تھے۔ دوبارہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور شیخ عمر کانتے جن کی وجہ سے قادیانیت کو پاؤں جمانے کا موقعہ ملا انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

یہ کامیابی بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہ تو ۴۰ ہزار تھے۔ اگر ایک کافر بھی حلقہ بگوش اسلام ہو جائے تو یہ بھی اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اس کامیابی کا سہرا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سر ہے۔ وہاں وہ حضرات بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ جنہوں نے عالمی مجلس کی دامے درمے سخنے ہر طرح سے امداد کی یہ دوستوں کی امداد اور تعاون سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ کیونکہ کسی ایک ملک کے دورے پر ہزاروں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔

آئندہ پروگرام اور منصوبے

عالمی مجلس کے مرکزی دفتر کو کچھ دوسرے ملکوں سے بھی ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کا پہنچنا انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

۱ :۔ مختلف زبانوں خصوصاً انگریزی میں دھڑا دھڑ لٹریچر شائع کر رہی ہے۔ جس کی اشاعت پر لاکھوں روپے خرچ ہوں گے۔

۲ :۔ اس کے علاوہ مختلف ملکوں کے تبلیغی دوروں کا پروگرام بھی بن چکا ہے۔

ہماری تمام جماعتی دوستوں، اہل خیر حضرات اور تحفظ ختم نبوت کے مشن سے قلبی لگاؤ رکھنے والے دوستوں سے پر زور اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں۔ اور اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات عالمی مجلس کے بیت المال میں جمع کرائیں۔ اس سلسلہ میں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے بھی تمام دوستوں سے اپیل کی ہے جو رسالہ کے آخری صفحہ پر شائع ہو رہی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ تمام دوست تحفظ ختم نبوت کے اس عظیم جہاد و طلوع فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں عالمی مجلس سے بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ باہر کے دوست حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان اور کراچی کے احباب :۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

اعجاز القرآن

یہ وہ کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور جسکے حافظ لاتعداد لوگ ہیں

کتٰب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور۔

اس کتاب کو ہم نے اتارا آپ کی طرف تاکہ تو نکالے میرے حبیب! لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔

کلام اللہ اسی طرح عظیم ہے جسطرح اللہ کی ذات عظیم ہے اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے تو جسطرح اللہ کی ذات عظیم ہے اللہ کی صفات بھی عظیم ہیں جسطرح اللہ قدیم ہے اللہ کی صفات بھی قدیم ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن پاک نازل ہوتا تھا تو آپؐ کے بدن اطہر سے پسینہ ٹپکتا تھا، سردی کے موسم میں بھی پسینہ آتا تھا، اتنی عظیم کتاب، کہ حضرت محمدؐ پر نازل ہوئی جس کو سنبھالا، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے جا رہا تھا حضورؐ سوار تھے اپنی ناقہ مبارکہ پر حضورؐ پر قرآن نازل ہو رہا ہے اور جس کے ہاتھ میں مہار ہے اونٹنی کی کرنٹ وہاں تک پہنچتی ہے وہ کہتا ہے اس بوجھ سے میں دبا جا رہا تھا جو نازل ہو رہا تھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر)

کتاب کیوں نازل کی؟ تاکہ آپ نکالے میرے حبیب! لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف۔

قرآن سمجھ میں نہیں آتا جب تک محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ عقیدت پیدا نہ ہو، قرآن سمجھ میں نہیں آتا جب تک حدیث مصطفیٰؐ کے ساتھ عشق پیدا نہ ہو، قرآن سمجھ میں نہیں آتا جب تک پیروی نہ کرے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کی۔ اس لئے فرمایا کہ کتاب تو میں نے نازل کی لیکن کتاب، اس وقت تک کام نہیں کر سکتی جب تک تیرے منہ سے نہ نکلے۔ تیری تشریح کے ساتھ دنیا کے سامنے نہ آئے۔ جو اندھیروں میں بھٹکے ہوئے لوگ ہیں۔ ان کو نور کی طرف تو نکالے گا قرآن پاک کی برکت سے قرآن پاک کی تعلیمات سے ——— نکالا کہ نہیں عمر فاروق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکالا کہ نہیں عبداللہ ابن مسعود کو؟ نکالا کہ نہیں خالد کو؟ نکالا کہ نہیں طفیل دوسی کو؟

مکہ اور پورے عرب ممالک میں جب اسلامی دعوت کی مخالفت پورے شباب پر تھی اور لوگوں کو دعوتِ قرآن سے برگشتہ کرنے کے لئے عام طور پر لوگ داعی اسلام کو ساحر اور کاہن کہا کرتے تھے، اسی زمانہ میں قبیلہ دوس کے رئیس اور سردار طفیل دوسی، کسی ضرورت سے مکہ شریف میں تشریف لائے، لوگوں نے موصوف سے کہا کہ یہاں مکہ میں ایک عجیب و غریب جادوگر ظہور ہوا ہے جو اس کا کلام سنتا

تحریر: محترمہ اقبال النساء حیدرآباد

ہے بس اس کا گرویدہ اور رفدائی ہو جاتا ہے اور اسی کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے اور جادو سے باپ، بیٹا، زن و شوہر اور بھائی بھائی میں جدائی ڈال دیتا ہے اس نے ہماری یکجہتی کو پارہ پارہ اور ہمارے کاموں کا ستیاناس کر دیا ہے یہ جادوگر اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہتا ہے، دیکھنا یار طفیل! تم اس کے چکر میں نہ پڑ جانا۔ اس کا کلام کانوں میں پڑھا کہ بس پاگل ہو گئے، اگر دماغ اور ہوش و حواس کی درستگی چاہتے ہو تو بس ایک ترکیب ہے اس کا کلام ہرگز نہ سنو۔ اس سنسنی خیز انکشاف سے طفیل دوسی کا دماغی توازن بگڑ گیا اور ساحر کے سحر آفرین کلام سے بچنے کیلئے کانوں میں روئی ڈاٹ، چند روز یوں گذرے۔

حُسنِ اتفاق سے ایک روز علی الصبح حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ حضور پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے جس کی اثر آفرینی کا عالم یہ تھا کہ زندگی کی صبح مسکرا رہی تھی اور فضا پر غنودگی کی کیفیت طاری تھی، طفیل نے رحمت للعالمینؐ کا مسکراتا ہوا نورانی چہرہ دیکھا جو صدق و صفا کا آئینہ دار تھا۔ قبول حق کے لئے قدرت نے ان کا سینہ کھول دیا۔ اب روئی ڈاٹ ان کے کانوں میں نہ تھی اور وہ آیاتِ الٰہی کی اثر آفرینیوں سے متاثر ہو رہے تھے قرآن پاک کے انوار جلال و جمال قلب کی گہرائیوں میں نئی زندگی پیدا کرتے جا رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد مجلس برخواست ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان پر چلے گئے۔ طفیل کا دل اب قرآن کی صداقت کا قائل ہو گیا تھا۔ حضور پاکؐ کی خدمت میں پہنچے اور توحید کے آستانہ پر سر رکھ دیا، طفیل دوسی کہتے ہیں واللہ میں نے ایسا پاکیزہ کلام جو اس قدر نیکی اور عدل کی تعلیم دیتا ہو کبھی نہیں سنا تھا میں اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

حضرت سوید بن الصائب اس بات کے مدعی تھے کہ ان کے پاس حضرت لقمان کا صحیفہ حکمت ہے جسے مجلہ لقمان کہتے ہیں اور انہیں حکیمانہ اقوال بھی یاد تھے۔ حکمت کے علاوہ انہیں شاعری و شجاعت میں بھی کمال حاصل تھا اس بنا پر لوگوں میں کامل کے لقب سے معروف تھے انہیں اپنی حکمت پر ناز تھا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی حکمت و بلاغت کا شہرہ سنا تو مقابلہ و مناظرہ کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئے۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپؐ دعوتِ اسلام دینے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت سویدؓ نے مجلہ لقمان پیش کیا۔ آپؐ نے اسے سراہا اور پھر انہیں قرآن حکیم سنایا تو وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی وقت ایمان لے آئے، ذوق حکمت نے اگر انہیں کلام الٰہی پہچاننے کے قابل بنایا تو مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ حضرت سویدؓ کو ایمان کی دولت کے ساتھ حیات جاوید بھی عطا کی جائے۔ چنانچہ جب وہ واپس مدینے پہنچے تو ایک سچے مسلمان کی طرح تحریک اسلام کے لئے کام کرنے لگے، لیکن انہیں یہ کام کرنے کی زیادہ مہلت نہ ملی کیونکہ جنگ بعاث میں وہ جان پر کھیل گئے۔ لیکن پھر بھی تحریک اسلام کو اہل مدینہ سے روشناس کرانے میں ان کی خدمات سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

ولید بن مغیرہ کے بارے میں قریش نے بہت چاہا کہ یہ اہم شخصیت کہیں اس کلام معجز نما کا شکار نہ ہو جائے ان کو ہر طرح باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر ولید کا حال یہ تھا کہ ایک

دفعہ آواز سنی تو جیسے شعلہ سا لپک گیا۔ قرآن کے اسیر بن گئے لوگوں نے کہا "مغیرہ! یہ کیا ہوا۔ وہ کہنے لگے اس کلام نے دل موہ لیا۔ یہ انسانی کلام نہیں اس کی بات خوبصورت اور اس کا انداز دلنشین ہے وہ اس بار آور درخت کی طرح ہے جس کے اوپر کا حصہ پھل دیتا ہے اور زیر زمین حصہ گہرا ہوتا ہے یہ غالب ہوگا اور ہرگز مغلوب نہ ہوگا جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا۔

جبیر ابن مطعم ایک سلیم الطبع اور ہر ظالمانہ اقدام کے خلاف آواز اٹھانے والے شخص تھے ان کے باپ بھی نرم دل اور نیک طینت آدمی تھے ان سب باتوں کے باوجود عصبیت جاہلیت قبول حق سے مانع تھی، جبیر جنگ بدر کے بعد اپنے قیدی کو چھڑانے کے لئے مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اتفاق سے آپ نماز میں مصروف تھے اور سورہ طور کی آیات تلاوت فرما رہے ہیں ـــــ والطور وکتٰب مسطور

ترجمہ: طور کی قسم اس کتاب کی قسم جو لکھی ہے کشادہ اوراق میں اور آباد گھروں کی قسم اور اونچی چھت کی قسم اور ابلتے ہوئے دریاؤں کی قسم بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب آ کے رہے گا اور اس وقت اسے کوئی نہ ٹال سکے گا۔"

جبیر بھی پاس کھڑے ہو کر سننے لگے، تھوڑی دیر میں انہیں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بقول ان کے "میرا قلب پھٹ جائے گا اور جب آپ نے آخری آیت " ان عذاب ربک لواقع ہ مالہ من دافع کی تلاوت فرمائی تو ان پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اور خوف ہوا کہ کہیں اسی وقت اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے" اس کے بعد یہ ایمان لے آئے۔

ذیل کی آیت قبول اسلام کے لئے محرک بنی۔

" ام خلقوا السمٰوٰت والارض ج بل لا یوقنون ہ ام عندھم خزآئن ربک ام ھم المصیطرون ہ

ترجمہ: کیا یہ خود بخود پیدا ہوگئے یا یہ لوگ خود پیدا کرنے والے ہیں! کیا آسمان و زمین کو انہی لوگوں نے پیدا کیا ہے! اصل یہ ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں۔ کیا خدا کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟ کیا یہ لوگ کارپرداز ہیں۔

سفر طائف کے موقع پر خالد العدوانی نے جب آپ کی زبان مبارک سے قرآن پاک کے یہ الفاظ سنے "والسمآء والطارق (آسمان کی قسم اور رات میں آنے والے کی قسم) تو فوراً پوری سورہ یاد کرلی اور مسلمان ہوگئے۔

صحابہؓ کی جماعت کی جماعت کو قرآن حکیم نے اپنی طرف کھینچا تھا اور قرآن حکیم کی کشش میں قرآن پیش کرنے والے کی کشش قدرتی طور پر شامل تھی کیونکہ اس کا کردار بھی تو آئینہ دار قرآن پاک تھا۔

کفار کو اچھی طرح معلوم تھا کہ قرآن پاک اپنے اندر کس بلا کی تاثیر رکھتا ہے اس کو سنانے والا کس پائے کا انسان ہے اور اس کے ساتھ اس کا طرز ادا کس درجہ موثر ہے وہ سمجھتے تھے کہ ایسے عالی مرتبہ شخص کی زبان سے اس دلکش انداز میں اس بے نظیر کلام کو جو سنے گا وہ بالآخر گھائل ہو کر ہی رہے گا اس لئے وہ اپنے بچوں اور عورتوں کو قرآن سننے سے روکتے تھے مشہور واقعہ ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو عبادت کرنے کی اجازت صرف اس شرط پر دی تھی کہ وہ قرآن پاک بآواز بلند نہ پڑھا کریں گے۔ کفار لوگوں سے کہتے تھے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سنائیں تو تم خوب شور مچایا کرو، تالی بجایا کرو، اعتراضات کی بوچھاڑ کیا کرو آواز اتنی بلند کرلیا کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز دب جائے۔

عبرت کا مقام ہے آج جب کہ ہر چیز بکتی ہے یہاں تک کہ کوڑے کے ڈھیر اور گندگی تک مہنگے داموں فروخت ہوتی ہے، غرض ہر چیز کی قدر ہے اگر کوئی چیز بے قیمت ہے تو وہ حافظ قرآن ہے، حافظ قرآن کی کوئی ضرورت نہیں ہر شخص جو تھوڑا یا زیادہ لکھا پڑھا ہے کسی نہ کسی محکمہ میں کھپ جاتا ہے۔ لیکن حافظ قرآن کیلئے کسی محکمے کا دروازہ کھلا نہیں، ناچ گانے والوں اور گویوں کیلئے نوکری کے دروازے کھلے ہیں۔ بسوں اور گاڑیوں میں نصف کرایہ پر سفر کرتے ہیں لیکن حافظ قرآن کے لئے نوکری کے دروازے بند ہیں، بسوں اور گاڑیوں میں پورا کرایہ وصول کیا جاتا ہے لیکن ایک اعجاز اور ہے اس بے قدری کے باوجود قرآن کے حافظوں کی اتنی کثرت ہے کہ کوئی ادارہ حافظ شماری کرے تو لاتعداد حافظ ملیں گے قرآن مجید کے سوا کوئی کتاب ایسی نہیں جس کے حافظ بکثرت دنیا کے ہر گوشے میں ہوں۔

بڑے بڑے مصنف کی کتاب یا اعلیٰ سے اعلیٰ اخبار ایک بار پڑھا اور پھینک دیا لیکن قرآن پاک کو سو بار پڑھو پھر بھی نئی لذت نیا لطف نیا مزہ اور پہلے سے کہیں زیادہ مٹھاس ملتی۔ گانے جو آج کل بہت مشہور و مقبول ہیں اور بچے بچے کی زبان پر چڑھ جاتے ہیں چند دن بڑی دھوم دھام سے زندہ رہتے ہیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مر جاتے ہیں لیکن یہ قرآن مجید جو زندہ ہے اور زندہ رہے گا کروڑ مرتبہ پڑھیے پھر بھی تازہ جدید ہے اور بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ بھی معجزہ ہے کہ کوئی بھی کتاب روزانہ اس کثرت سے نہیں پڑھی جاتی جتنا قرآن مجید۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں قادیانیوں کی گستاخیاں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی الہام سمجھ نہ آئے۔ نبی سے کئی غلطیاں ہوئیں۔ کئی الہام سمجھ نہ آئے۔ (معاذاللہ) ازالہ اوہام طبع لاہور ۲/۳۹۳

دوسری گستاخی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (معاذاللہ) تحفہ گولڑویہ ص ۹۶ مصنفہ مرزا قادیانی میرے نشانات (معجزات) کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (معاذاللہ)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۵۵۷۳۰ —

دین اسلام نے انسانیت کو کیا دیا ؟

مولانا ابوالحسن علی ندوی

بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا ، یہ سب عصبیت جاہلیہ کا کرشمہ ہے

بیماری کے جراثیم

ہم نے مانا کہ جو کچھ ہوا وہ سیاسی شاطروں کا ایک کھیل تھا ، اور چند فتنہ پرداز اور ناخدا ترس جماعتوں کی بازی گری جس کا یہ سادہ لوح اور سادہ دل قوم شکار ہو گئی ، لیکن ایک پوری کی پوری قوم اور ملک کا ان سیاسی بازی گروں کے مقاصد کا اس آسانی سے آلہ کار بن جانا ، اور اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہہ جانا ، اور توحید و شرک ، اسلام و جاہلیت ، تعمیر و تخریب ، اور عقل و جذباتیت میں فرق نہ کرنا محض اتفاقی واقعہ اور قائدین کی ذہانت و صلاحیت ، عوام کی سادگی اور جہالت کا نتیجہ نہیں ، کسی ملک اور کسی دور میں کوئی تحریک اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی ، جب تک قوم میں اس کے قبول کرنے کی صلاحیت اور آمادگی نہ پائی جاتی ہو ، اور اس کی بنیادیں اس کے قلب و دماغ میں پہلے سے موجود نہ ہوں ، اگر قوم اس تحریک کے لئے پہلے سے تیار نہیں ہوتی ، تو یہ آندھی اٹھتی ہے اور نکل جاتی ہے ، سیلاب آتا ہے اور گزر جاتا ہے ، اعصابی دورہ (ہسٹیریا) بھی ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے ، وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتی ، لیکن ان حالات و واقعات کا اتنے دن تک قائم رہنا ، اور ان کی عمومیت و وسعت بتاتی ہے کہ ملک میں پہلے سے اس بیماری کے جراثیم موجود تھے ، اور اس قوم کی اسلامی تعلیم و تربیت میں ضرور کچھ ایسی خامیاں رہ گئیں جن کی وجہ سے یہ روز بد دیکھنا پڑا ۔

صحیح دینی شعور کی کمی

میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ اس قوم میں صحیح دینی شعور کی کمی تھی ، قلب کے ساتھ دماغ کا مومن ہونا بھی ضروری ہے تنہا اسلام کی محبت کافی نہیں ، اس کے ساتھ خلاف اسلام فلسفوں اور دعوتوں کی نفرت بھی لازمی ہے بلکہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر طاغوت اور شیطان ، اور جاہلیت کے داعیوں سے بغاوت اور بیزاری کا ایمان باللہ سے پہلے ذکر کیا گیا ہے ۔

" پس جو کوئی سرکش کا انکار کرے ، اللہ پر ایمان لے آیا ، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا ، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں "

(سورہ بقرہ ۲۵۶)

خود کلمہ میں نفی کو اثبات پر مقدم رکھا گیا ہے ۔ اور " الا اللہ " سے پہلے " لا الہ " کہلوایا گیا ہے ۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی ، اور ایک مسلمان اس وقت تک حقیقی ایمان کا ذائقہ شناس نہیں ہو سکتا جب تک اس کو کفر اور مظاہر کفر سے وحشت اور دہشت نہ پیدا ہو ، صحیح بخاری میں ہے ۔

" تین باتیں جس میں ہوں گی ، وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا ایک یہ کہ اللہ اور رسول اس کو ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں ، دوسرے یہ کہ کسی انسان سے اس کو محض اللہ کے لئے محبت ہو ، تیسرے یہ کہ اس کو کفر کی طرف واپس جانے کے تصور سے جبکہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دے دی ، ایسی وحشت اور نفرت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کے خیال سے ہوتی ہے " (صحیحین)

جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے

مسلمان کو اسلام کے خلاف کرنے اور دشمنوں کا آلہ کار بننے سے ایسی وحشت ہونی چاہئے کہ اگر خواب میں بھی کوئی واقعہ ایسا دیکھے تو اس کے منہ سے چیخ نکل جائے اور وہ توبہ اور استغفار کرے ، جاہلیت سے صرف جذباتی نفرت ہی کافی نہیں ، مسلمان کے لئے جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے ، وہ کبھی اس کے بارے میں دھوکہ نہ کھائے ، اگر جاہلیت غلاف کعبہ اوڑھ کر ، اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر آئے ، جب بھی وہ لاحول پڑھے ، اور اس سے پناہ مانگے ، وہ کسی بھیس میں اس کے سامنے آئے تو وہ اس کو پہچان جائے اور اس کو مخاطب کر کے کہے ۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را می شناسم

شیطان کی حکمت عملی

شیطان کی حکمت عملی ، اور جنگی سیاست STRATEGY یہ ہے کہ وہ مسلمان میں جو کمزور پہلو دیکھتا ہے وہ اسی طرف سے حملہ آور ہوتا ہے ، وہ ہر طبقہ اور ہر فرد پر ایک ہی طریقہ اور ایک ہی ہتھیار نہیں آزماتا ، وہ دینداروں اور عابدوں کو عوام کے درجہ کے فسق و فجور کی ترغیب نہیں دیتا کہ اس میں اس کو کامیابی کی امید نہیں ، وہ ان کو ریا ، تکبر ، خود پسندی ، حب جاہ ، اور حسد جیسے امراض میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ قومی سربلندی ، حکومت و اقتدار کی ہوس اور دوسروں کے بجائے اپنے ملک کے وسائل کا خود استعمال کرنا ، اور اپنے اوپر خود حکومت کرنا ، اور اپنی زبان اور کلچر کو فروغ دینا اور قومیت پر اپنے ملک کا بول بالا کرنا ، یہ وہ خوشنما اور دلفریب مقاصد اور یہ وہ دلکش اور شیریں خواب ہیں ، جن کے بڑے بڑے اہل علم اور بعض اوقات بڑے بڑے دیندار بھی فریفتہ ہو جاتے ہیں ۔

عربوں کی فریب خوردگی اور اس کی سزا

شیطان نے عربوں کو یہی سبز باغ دکھایا ، ان سے کہا کہ قرآن مجید تمہاری زبان میں نازل ہوا ، اللہ کا رسول تم میں مبعوث ہوا ، خانہ کعبہ اور تمام عالم کا قبلہ تمہاری سرزمین میں ہے ۔ حرم اور رسول کی آخری آرام گاہ تمہارے ملک میں ہے ، تم قرآن و حدیث اور اسلام کے اسرار و حقائق کو جیسا سمجھ سکتے ہو ، دنیا میں کون سی قوم ایسا سمجھ سکتی ہے ، پھر اس سب کے باوجود خلافت کا مرکز تم سے ہزاروں

میل دور سمندر پار قسطنطنیہ میں ہو، اور ترک تم پر حکومت کریں جن کی نہ زبان عربی اور نہ نسل عربی، یہ منطق ایسی تھی کہ بہت سے عربوں نے جن کو اقتدار کی تمنا تھی، اور وہ عرصہ سے ایک عرب ایمپائر کا خواب دیکھ رہے تھے، نیز ان کو ترکوں سے بہت سی شکایتیں تھیں، اور ان کے احساس برتری اور حاکمانہ رویے سے نالاں تھے، ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور وہ برطانوی شاطروں کے مقاصد کا آلۂ کار بن گئے۔ شریف مکہ نے مرکز اسلام میں بیٹھ کر اور شام و عراق کے عربوں نے اپنے اپنے ملکوں میں اتحادیوں کا ساتھ دیا، اور ان کے منصوبہ کی تکمیل میں معاون بن گئے، ترکوں کو شکست ہوئی، خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا، ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا، وہ حصار جس کے اندر مسلمان عزت کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے منہدم ہو گیا، مغربی طاقتوں کو اب کسی کا ڈر نہیں رہا، اور مسلمانوں کی طرف سے کوئی انگلی ہلانے والا بھی نہیں رہا، اس کے نتیجے میں فلسطین یہودیوں کا قومی وطن (NATIONAL HOME) بنا، اسرائیل کی سلطنت قائم ہوئی جو عربوں کی چھاتی پر کھونٹے کی طرح قائم ہے۔ بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ سب عصبیت جاہلیہ کا کرشمہ ہے، جس کا عرب شکار ہوئے اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

نہ خدا ہی ملا، نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

قرآن اور حدیث میں عصبیت جاہلیہ کی مذمت

قرآن و حدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم جانتا ہے، کہ کسی نسل، خون، رنگ، زبان، تہذیب کی بناء پر اندھا دھند حمایت اور جتھابندی، اس کی بنیاد پر محبت و نفرت، تعلق اور قطع تعلق، صلح و جنگ، وہ جاہلی عصبیت ہے جس کی مذمت سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے۔

"جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت کی۔" (سورۃ الفتح ۲۶)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے۔

"وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی دعوت دے۔ وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے، جو کسی عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے، وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے جس کی موت عصبیت پر ہو۔" (ابوداؤد)

ایک مرتبہ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنی اپنی قوم کی دہائی دی اور مہاجر نے "اے مہاجرو" اور انصاری نے "اے انصارو" کا نعرہ لگایا۔ آپؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔

"ان جاہلی نعروں کو چھوڑ دو، یہ گندی اور بدبودار چیزیں ہیں۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان جاہلی نسبتوں اور ان کے نام پر اپیل کرنے اور ان کی دہائی دینے سے ایسی نفرت تھی کہ آپ نے ان سے کام لینے والوں کی ہر طرح سے ہمت شکنی اور توہین و تذلیل کی ہدایت فرمائی اور باوجود اس کے کہ آپ کسی بڑے سے بڑے دشمن کے لئے بھی کوئی درشت اور نا ملائم لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتے تھے، آپ نے سخت ترین الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دی اور اس میں مطلق رورعایت کرنے اور اشارہ کنایہ سے کام لینے سے بھی منع فرمایا۔

زبانیں باعث رحمت یا باعث زحمت؟

درحقیقت زبانوں کا اختلاف بالکل قدرتی اور فطری ہے بلکہ اس کو قرآن مجید میں خدا کی ایک نعمت اور قدرت کی ایک نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اوپر یہ آیت گزر چکی ہے۔

"اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، اور تمہاری زبانوں، اور رنگوں کا جدا جدا ہونا، اہل دانش کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔" (سورۃ الروم ۲۲)

لیکن جب اس زبان کے معاملہ میں غلو و مبالغہ کیا جاتا ہے اور اس کی تقدیس شروع ہو جاتی ہے، اس کو معبود و مسجود بنا لیا جاتا ہے تو وہ رحمت کے بجائے عذاب، تعمیر کا ذریعہ بننے کے بجائے تخریب کا ذریعہ بن جاتی ہے اور اس کے استھان پر انسان اس طرح بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں، جیسے پہلے کبھی دیویوں اور استھانوں پر انسانوں کی قربانی کی جاتی تھی زبان اس لئے ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑے، اس سے نکلا ہوا ایک لفظ مردوں میں جان ڈال دے اور محبت کے پھول برسائے، بیگانوں کو یگانہ، دور کو نزدیک اور دشمن کو دوست بنائے، اس کا کام نفرت پیدا کرنا، انگارے برسانا بھائی کو بھائی سے جدا کرنا، نفرت کا زہر پھیلانا نہیں، اگر زبان سے یہی کام لیا جانے لگے تو اس سے گونگا اور بے زبان ہونا ہزار درجہ بہتر ہے، اور انسان اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اگر دنیا کی سب قومیں اور قوموں کے تمام افراد گونگے پیدا ہوتے اور اشاروں سے کام کرتے تو شاید انسانیت کے حق میں یہ اس سے بہتر ہوتا کہ اپنی اپنی زبان کے غرور اور عشق میں بے گناہ انسانوں کا خون بہایا جائے، بے زبان عورتوں اور معصوم بچوں کو خاک و خون میں تڑپایا جائے اور ملک کو تباہی و بربادی کے عمیق غار میں دھکیل دیا جائے۔

انسان زبان سے زیادہ قیمتی ہے

زبانیں انسانوں کے لئے بنی ہیں، انسان زبانوں کے لئے نہیں بنے ہیں، ایک انسانی جان کی قیمت زبان و ادب کے پورے ذخیرے، ہزاروں ادبی شاہکاروں شعر و شاعری کے ہزاروں دفتروں اور فصاحت و بلاغت کے دریاؤں اور سمندروں سے زیادہ ہیں۔ زبانیں پیدا ہوئیں اور مٹیں، سکڑیں اور پھیلیں ان میں ہزاروں تبدیلیاں ہوئیں، لیکن انسان سدا سے انسان ہے اور ہمیشہ انسان رہے گا۔

مسلمانوں کے دینی عمل اور شعور میں تناسب نہیں

ہمیں اس کا اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نے دینی جذبہ عبادت کا ذوق اور دینی معلومات کی ترقی کی جتنی کوشش کی، اتنا شعور صحیح اور بیدار کرنے کی کوشش نہیں کی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بہت سے اسلامی ملکوں میں عمل اور شعور میں وہ تناسب نہیں جو ہونا چاہیئے۔ ایک آدمی آپ کو بڑا دیندار عابد و تہجد گزار ملے گا لیکن اس کا دینی شعور بالکل نا پختہ اور طفلانہ ہوگا، بعض مرتبہ وہ دین کے بنیادی تقاضوں

سے ناواقف نظر آئے گا، اور وہ ایسی غلطی کر بیٹھے گا جو کسی صاحب شعور مسلمان سے صدور درجہ مستبعد ہے، یہ ممکن ہے کہ وہ جاہلیت اور اسلام کا بالکل فرق نہ سمجھتا ہو، اور وہ نہایت آسانی کے ساتھ کسی جاہلی دعوت اور کسی عیار و شاطر کا شکار ہو جائے اور وہ اس کو اپنے مذموم مقاصد اور اسلام کی بیخ کنی کے لئے استعمال کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ نیک نیتی اور سادگی کے ساتھ اس کام کو انجام دے اور اس عمل میں اور دین کے تقاضوں میں اس کو کوئی تضاد محسوس نہ ہو،

تاریخ اسلام میں اس کی بہت سی مثالیں ملیں گی، اور حالیہ واقعات اس کا بہترین نمونہ ہیں، جن میں ان مسلمانوں نے جو اپنے دینی جذبہ میں ہندوستان کی دوسری آبادی کے مقابلہ میں زیادہ نیک نام تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اثر پذیری اور رقت کا حصۂ وافر عطا فرمایا جو دین اور شعائر دین سے والہانہ محبت رکھتے تھے جو وعظ کے مجالس اور دینی اجتماعات میں لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے تھے اور پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے تھے، بہت سے مقامات میں سیاسی شاطروں کی چالاکی کا شکار ہو گئے اور اس خونی کھیل میں شریک ہو گئے یا کم سے کم اس فتنہ کا اس جرأت سے مقابلہ نہیں کر سکے جس جرأت سے ایک صاحب شعور قوم کو کرنا چاہئے تھا۔

صحابۂ کرام کی جامع تربیت

لیکن صحابہ کرام کا معاملہ اس سے بالکل الگ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مکمل اور جامع تربیت فرمائی تھی، جہاں ان کے اندر عمل کا وہ جذبہ پیدا کیا گیا تھا جس کی مثالیں دنیا کی تاریخ میں ناپید ہیں وہاں ان کے اندر ایک ایسا شعور پیدا کر دیا گیا تھا کہ وہ صحیح اور غلط، ظلم و عدل اور جاہلیت و اسلام میں ہر وقت امتیاز کر سکتے تھے، ان کا ذہن اتنا سلیم اور مستقیم بنا دیا گیا تھا کہ کوئی ٹیڑھی چیز اس میں گھس نہیں سکتی تھی جیسے کسی نلکی میں کوئی ٹیڑھی چیز ٹیڑھی ہو کر داخل نہیں ہو سکتی، اسی طرح ان کا ذہن سلیم کسی کج چیز کو قبول نہیں کرتا تھا۔

میں اس کی ایک بہت واضح اور طاقتور مثال پیش کرتا ہوں، آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام کا تعلق ذات نبوی سے کیا اور کیسا تھا؟ مختصر یہ ہے کہ توحید کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی انسان کو کسی انسان سے جتنی عقیدت اور تعلق ہو سکتا ہے وہ صحابہ کرام کو آپؐ کی ذات مبارک سے تھا، اور جس کو فارسی کے کسی شاعر نے اس الہامی مصرعہ میں بیان کیا ہے کہ۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ کے مبارک لبوں اور زبان سے جو چیز نکلتی ہے اس کا منبع اور سرچشمہ وحی اور ہدایت الٰہی ہے، اور آپ کوئی بات اپنے نفس کے تقاضہ سے نہیں فرماتے تھے، ان کا ایمان تھا کہ۔

"اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے، جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔" (سورۃ النجم ۳-۴)

ان خصوصیات کو سامنے رکھ کر اب یہ سنئے، کہ آپ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام کی مجلس میں فرمایا۔

(اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہونے کی حالت میں بھی اور مظلوم ہونے کی حالت میں بھی)

اس عقیدت اور عشق کا تقاضہ جس کا اوپر ذکر ہوا تھا کہ وہ اس ارشاد کو بے چون و چرا مان لیتے اور آنکھیں بند کر کے اس پر عمل کرتے، ایسے واضح الفاظ میں فرما دینے اور اہل زبان ہونے کے بعد ان کے کچھ دریافت کرنے اور وضاحت چاہنے کا کوئی موقع نہ تھا، لیکن جس انداز پر ان کی اس وقت تک تربیت ہوئی تھی، ظلم کی جو مذمت وہ اس زبان مبارک سے ابھی تک سنتے آئے تھے اور ظالم کا ساتھ نہ دینے کی ان کو جس طرح تلقین کی گئی تھی، ان کو اس میں آج کے ارشاد میں ایک کھلا ہوا تضاد محسوس ہوا، وہ خاموش نہ رہ سکے اور انہوں نے ادب عرض کیا۔

"اے خدا کے پیغمبر مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کی جائے۔ ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کی جا سکتی ہے؟"

آپ نے قطعاً اس پر اپنے کسی تکدر کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ اس پر سرزنش کی، بلکہ نہایت بشاشت کے ساتھ اپنے اس فرمان کی تفصیل اور اپنے اس ارشاد کی تشریح فرمائی، فرمایا ہاں ظالم کی بھی مدد کی جا سکتی ہے، اور کرنا چاہئے، مگر اس کا طریقہ کیا ہے؟ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو، اس کو ظلم نہ کرنے دو، اب آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا تھا، اور جو گرہ پڑ گئی تھی، کھل گئی تھی۔

کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو

اس شعور کی ایک دوسری مثال سنئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی عبد اللہ بن حذافہ کی سرکردگی میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا جس کو سیرت و تاریخ کی اصطلاح میں (سریہ) کہتے ہیں، آپ نے ساتھ جانے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی پوری اطاعت کرنا، ایک موقع پر امیر نے کسی بات کا حکم دیا، اس کی تعمیل میں ذرا تاخیر ہوئی، انہوں نے اس پر غضبناک ہو کر لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا، جب لکڑیاں جمع ہو گئیں تو انہوں نے اس کو آگ دکھائی اور ایک الاؤ روشن ہو گیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑو، ساتھیوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری بات ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ ساتھیوں نے کہا بے شک دیا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا، ہم نے اسی آگ سے بچنے کے لئے اسلام کو قبول کیا، اور آپ کا دامن تھاما ہے۔ اب ہم اسی میں کیسے پھاند پڑیں؟ بات ختم ہو گئی، یہ فوج جب مدینہ واپس ہوئی تو امیر لشکر نے آپ کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا۔ اور اپنے ساتھیوں کی شکایت کی۔ آپ نے ان کے عمل کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ اس آگ میں گھس جاتے تو پھر کبھی یہ نکل نہیں سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ۔

"اطاعت نیک کام ہی میں جائز ہے۔"
(بخاری و مسلم)

آپ نے امت کو یہ زریں اصول دیا، جو اس کی ہر دور میں رہنمائی کرتا رہا ہے اور جس نے بڑے نازک موقعوں پر جابر اور مستبد بادشاہوں کی اندھا دھند اطاعت اور گمراہ کن قائدوں اور رہنماؤں کی غیر مشروط پیروی اور رفاقت سے روکا ہے۔ وہ اصول یہ تھا کہ

"کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق (خدا) کی نافرمانی ہوتی ہو۔ اور اس کا کوئی حکم ٹوٹتا ہو۔"

تاریخ اسلام میں مسلمانوں نے بڑے بڑے نازک موقعوں

باقی صفحہ ۳۲ پر

حسین محمد قریشی

اسلام کا اقتصادی نظام اور اشتراکیت

"تقسیم دولت" کی بحث معاشی زندگی کے ان اہم ترین مباحث میں سے ایک ہے جنہوں نے آج کی دنیا میں عالمگیر انقلاب کو جنم دیا اور عالمی سیاست سے لے کر ایک فرد کی نجی زندگی تک کا ہر شعبہ اس سے متاثر ہو۔ صدیوں سے اس پر زبانی قلمی اور حربی معرکے گرم ہیں۔ وحی الٰہی کی رہنمائی کے بغیر اس مسئلہ کا حل ایک ناممکن مسائل ہے

آئیے پہلے اس کے کہ ہم اسلامی نظام اقتصادیات کا مطالعہ کریں اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام حیات پر بحث کرتے ہیں۔ اشتراکیت اشتمالیت کے انگریزی نام بالترتیب سوشلزم اور کمیونزم ہے جسے عربی میں اشتعیہ کہتے ہیں۔

یہ دونوں اصطلاح ایک ہی فلسفے کے دو درجے ہیں۔ کمیونزم سوشلسٹوں کا منتہائے مقصود ہے سوشلزم اس کے راستے کی ایک منزل ہے

بعض حضرات ناواقفیت سے سوشلزم اور اشتراکیت کو صرف ایک مخصوص معاشی نظام کی حیثیت سے جانتے ہیں جس میں مزدوروں اور کسانوں کے حقوق علمبرداری، سرمایہ داری کی بیخ کنی دولت کی مساویانہ تقسیم اور انفرادی ملکیت کے خاتمے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا جاتا حالانکہ یہ ایک مستقل اور مرتب فلسفہ تمام مذاہب سے مختلف ایک نظام حیات ہے۔

جس طرح اسلام چند عقائد، عبادات یا چند قوانین کا نام نہیں بلکہ ایک کامل مرتب اور مربوط نظام حیات ہے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کی مکمل تنظیم کرتا ہے ایسے اشتراکیت بھی۔ اس سے جرمنی کے مشہور انقلابی مفکر کارل مارکس اور اس کے ساتھی فریڈرک اینجلز نے مرتب کیا اس نظام کا بنیاد دولت و سرمایہ کو قومی ملکیت قرار دے کر انفرادی ملکیت کا تصور ختم کرنے پر رکھی گئی ہے اشتراکی نظام کو اختیار کرتے ہوئے تمام سرمایہ اور زمین کو کلیۃً حکومت کے حوالے کر دینے کا نتیجہ چھوٹے چھوٹے بے شمار سرمایہ داروں کو ختم کر کے ملکی دولت کے عظیم الشان ذخیرے کو ایک بڑے سرمایہ دار کے حوالہ کرنے کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی انسانی فطرت چونکہ اپنے اختیار اور مرضی کے فطری حق سے محروم ہو جاتی ہے اس لئے جبر و تشدد ناگزیر ہو جاتا ہے جس کا شر ذہنی صحت کارکردگی پر پڑکر پیداوار میں کمی آجاتی ہے اور روحانی طور پر انسانی زندگی، ایک مشین کے پرزے سے کچھ زیادہ نہیں رہ جاتی۔

> [illegible]
>
> [illegible]
>
> سرمایہ دارانہ نظام کا منطقی نتیجہ ہے

بہرحال اشتراکی نظام کی بعض خوبیاں اپنی جگہ پر۔ دنیا اس نظام سے تنگ آ کر اس کے رد عمل میں جو نظام پاتے ہیں وہ سرمایہ دارانہ نظام ہے کہ جس میں آزادی ملکیت، کے علاوہ دولت کی تقسیم میں ان لوگوں کا حصہ رکھا جائے جنہیں معاشی اصطلاح میں عاملین پیداوار کہتے ہیں۔ خواہ یہ عاملین پیدا کردہ ذریعہ پیدائش" کی صورت میں" ہو محنت یعنی انسانی عمل، زمین یعنی قدرتی وسائل یا آجر یا تنظیم، کہ بالائی تینوں عوامل کو جوڑ کر انہیں کام میں لگانے کے عوض جو وہ نفع و نقصان کا خطرہ مول لیتا ہو۔ دولت کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں ان چار عاملین پیداوار کے مشترک عمل سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کو انہیں چار پر اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ ایک حصہ سرمایہ کو سود کی شکل میں دیا جاتا ہے دوسرا حصہ محنت کو اجرت کی شکل میں دیا جاتا ہے تیسرا حصہ لگان یا کرایہ کی صورت میں ملتا ہے اور چوتھا حصہ آجر کے لئے منافع کی صورت میں باقی رکھا جاتا ہے۔

سرمایہ دارانہ معیشت میں آجر کی سب سے بڑی خصوصیت جس کی بنا پر اسے منافع کا مستحق قرار دیا گیا یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ کاروبار کے نفع نقصان کا خطرہ برداشت کرتا ہے گویا سرمایہ دارانہ نقطہ نظر سے منافع" اس کی اس ہمت کا صلہ ہے کہ اس نے ایک ایسی کاروباری مہم کا آغاز کیا جس میں اگر نقصان ہو جائے تو وہ تن تنہا اسی پر پڑے گا۔ باقی تینوں عوامل پیداوار میں سے سرمایہ کو معین سود، زمین کو معین لگان اور محنت کو معین اجرت مل جاتی ہے اس لئے وہ نقصان سے بری الذمہ ہیں

سرمایہ دارانہ معیشت کی بنیاد ہی چونکہ خود غرضی اور بے لگام انفرادی ملکیت پر ہے اس لیے اس نظام میں آجر اور اجیر کے درمیان رسد و طلب کا ایک ایسا خشک کھردرا اور رسمی تعلق ہے جس کی بنیاد خالص خود غرضی پر استوار ہوتی ہے آجر صرف اس خوف سے اجیر کی انسانیت کا احترام کرتا ہے جب تک وہ اپنے کاروبار کے لئے اس کے ہاتھوں مجبور ہے جونہی مجبوری ختم ہوتی ہے فوراً ظلم شروع کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مزدور اور سرمایہ دار میں ایک ابدی کشمکش قائم رہتی ہے دونوں کے درمیان کوئی صحت مند رابطہ قائم نہیں ہو پاتا۔

یورپ اس سے پہلے کہ وہ ہندوستان کا موجودہ راستہ تلاش کرتا قرون وسطیٰ میں ان کی زندگی معاشی کا انحصار پیداوار پر موقوف تھا صنعت و تجارت کا عدم تھی تجارتی راہیں مسدود تھیں اس کی دو وجہ تھیں ایک یہ کہ وہ عیسائی کتھولک مذہب کے کچھ ایسے رنگ میں رنگے گئے تھے کہ وہ تجارت کے کاروبار کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے انہیں دیکھتے تھے دوسرا سبب یہ تھا کہ یورپ ان دنوں، دوسرے براعظموں سے بالکل کٹا ہوا تھا۔ لامحالہ یورپ کی پوری معاشی زندگی کا انحصار زراعت اور زمین پر ہو گیا۔ زمینوں کے حقوق اور کاشت کا جو ایک مخصوص نظام اس زمانہ میں رائج تھا وہی جاگیرداری نظام ہے اس کے بعد امریکہ کی دریافت ہوئی ہندوستان کے بحری راستوں کا کامیاب تلاش نے یورپ اور ایشیا پر بڑے گہرے اثرات مرتب کیے۔

امریکہ سے سونے اور چاندی کی درآمد بڑی مقدار میں

ہوئی فن جہاز رانی میں زبردست ترقیاں عمل میں آئی تجارت، صنعت اور زراعت میں وہ تبدیلیاں رونما ہوئیں جنہیں صنعتی انقلاب کہہ سکتے ہیں زراعت کے نئے آلات ایجاد ہوگئے ان طریقوں پر صرف بڑے بڑے زمیندار ہی زراعت کر سکتے تھے اس لیے چھوٹے کاشتکاروں نے اپنی زمینیں فروخت کرکے شہروں کا رخ کیا اور وہ نئی صنعتوں میں مزدوروں کی حیثیت سے کھپت ہونے لگے۔

نئے نئے شہر آباد ہوئے مزدوروں کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہوا۔ جاگیرداری نظام خود مختار شاہی راج میں بدل گیا۔ کہ حکمرانی کے تمام اختیارات کو لے کر پورے غلبے اور جبر و استبداد کے ساتھ اقتدار پر متمکن ہوا

اور نوکر شاہی نے جنم لیا یہ اپنی اس حالت کو برقرار رکھنے کے لئے فوج کی خدمات بھی حاصل کرنے پر مجبور ہوگئے

اوریوں سرمایہ داری کا عفریت غریب اور متوسط طبقے پر پروان چڑھا آخر کار سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف پسی ہوئی مخلوق نے میدان میں علم بغاوت بلند کیا۔ طبقاتی جنگیں ہوئیں۔

سرمایہ دارانہ نظام جن خصوصیات کا حامل ہے وہ یہ ہیں زمین دار اور جاگیردار تھوڑی زمین حصہ سے کسانوں کو کاشت کے لئے دیتے ہیں پیداوار میں جاگیردار کا خاص حصہ ہوتا ہے جاگیردار کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کاشتکار کی جان مال اور آبرو کی حفاظت کرے ایسے ہی کاشتکار کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقا کو فوجی اور مالی امداد دے۔

جب آقا کا بڑا لڑکا سردار بنایا جاتا ہے یا آقا کی لڑکی کی شادی ہو تو جملہ اخراجات کاشتکاروں سے حاصل کیا جاتا ہے المختصر عملی حیثیت سے کاشت کار اور جاگیردار کا تعلق بالکل غلام اور آقا کا ہوتا ہے جو کاشتکار ایک دفعہ جاگیردار کے ہاتھ چڑھ گیا تو اس کی زندگی کے اتار چڑھاؤ آقا کے ہاتھ ہوتا ہے جس سے غلامی عمر بھر ممکن نہیں ہوتی جاگیرداری کے ایسے نظام پر سرمایہ داری اور صنعت کاری بھی قیاس کیجیے۔ مگر یہاں معاملہ جاگیر کی بجائے سرمایہ یا صنعت کار اور مزدور کے مابین ہوتا ہے

فطرت انسانی کے لئے نظام مذکورہ نہایت دلسوز اور خطرناک ہے دونوں نظاموں میں انسانی اقدار و اخلاق کا نام تک نہیں ملتا۔

فی زمانہ مغرب میں جنم لینے والی آزاد جمہوریت کے نام سے انسانی تسکین کے لئے عریانی، فحاشی کے نت نئے آلات فراہم کئے جا رہے ہیں دولت کی تحصیل میں انسان انسان کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں غنڈہ گردی، فحاشی، سودی کاروبار سیر ریل، نفسیات کی بہتات جملہ بے غیرتی، سرمایہ دارانہ نظام کا منطقی نتیجہ ہیں ان جملہ خرابیوں سے بڑھ کر طبقاتی نظام تعلیم کی وجہ سے ذہین اور با استعداد نوجوانوں کی دل شکنی ہوتی ہے اور بیوروکریسی کا وہ عفریت جنم لیتی ہے جس میں دو دے قسم کے دماغ لاکھوں انسانوں کے تقدیر کے فیصلے کرنے لگتے ہیں

نام نہاد عوامی نمائندے بھی سرمایہ اور سرداری کے بھینٹ چڑھ جاتی ہے ان میں مخلص نمائندوں کی گنی چنی تعداد ہوتی ہے جو بیچارے اس نظام کے سامنے بے بس ہوتے ہیں۔

بنی نوع انسان کو مشینی اور ماحولیاتی مسائل میں الجھا کر ابدی اکتاہٹ میں الجھانا اس نظام کا ثمرہ ہے۔

دوسری طرف اشتراکی نظام جو مطلق العنانی، بالشویزم، فاشزم، مارکسزم کا دوسرا نام ہے انسانی حاجت کے ہر مرحلہ سہولتوں کی ضمانت اشتاق ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ عملی میدان میں یہ نظام فیل ہوتا چلا جا رہا ہے، حال ہی میں ایک خبر کے مطابق سوویت یونین کے تیسرے پارلیمانی اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔

جس میں نجی ملکیت کی اجازت کے لئے باقاعدہ قانون سازی ہوئی جو اس نظام کے فیل ہونے کی کھلی دلیل ہے فلسطین، کرد، عیسائی، کیتھولک، والٹرون، آرمینائی اور آذربائیجان کی شکایت کیوں اور کیا ہے؟ تو ایسے حالات میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انسانی ضابطہ حیات میں صرف الہامی قوت ہی کی کارفرمائی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے دین اسلام اور قرآنی فلسفہ اقتصادیات درپیش انسانی بے چینی کا حل ہے جس کا بنیاد اعتدال پر رکھا گیا یہاں نہ تو نجی ملکیت کو بالکل حرام قرار دیا گیا ہے کہ انسان بے بس ہو کر اور دوسروں کے رحم و کرم پر زندگی گزاریں، اور نہ ہی قارونی خزانے کا مالک بن کر کروڑوں انسانوں کے استحصال کو جائز قرار دیتا ہے

اس ضمن ہم اقتصادیات اسلام کے ماہر ترین شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا ایک حوالہ دیتے ہیں وہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں "انسانیت کے اجتماعی اخلاق اس وقت برباد ہو جاتے ہیں جب کسی جبر سے ان کو اقتصادی تنگی پر مجبور کر دیا جائے" دین اسلام غریب عوام کی استحصال اس طور پر جائز قرار نہیں دیتا کہ مخصوص افراد افراط زر کے نشے میں مست ہو کر پوری سوسائٹی کو کنگال کریں بلکہ حکومت مؤقتہ اگر مصلحت سمجھے تو طبقاتی نظام کو اعتدال پر لانے کے لئے تحدید ملک کی اصلاحات نافذ کرنے کی مجاز ہے دین اسلام انسان کو بنیادی حقوق مثلاً علاج، صحت، تعلیم، معاش، کپڑے بلا امتیاز فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے حضرات خلفاء راشدین کا دور مثالی ہمارے سامنے ہے دین اسلام کسب حلال کو فریضہ بعد الفریضہ کا درجہ دیتا ہے اور اپنی حلال کمائی میں ایک مخصوص حد نصاب کو پہنچ کر دین اسلام غریب اور نادار لوگوں پر مصارف زکوٰۃ خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے، اسلام سودی نظام اور ذخیرہ اندوزی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔

محنت اور مزدوری کرنے والے کو اس کا مناسب حق دینے کا حکم کرتا ہے آرٹیکلز، کہ سرمایہ داری جس سے فساد عالم ہوا اور مضاربت کی صرف ایک صورت جس میں کاشتکار کو صحیح حق پہنچتا ہے جائز ہے باقی تین صورتیں امام ابوحنیفہ کے مطابق ناجائز ہیں، پیداوار کے وہ وسائل جن میں منفعت عامہ ہو اس سے کسی ایک شخصی ملکیت میں دینا جائز قرار نہیں دیتا۔

یہ ایک گندی ذہنیت بن چکی ہے کہ معاشرے میں مزدور جو آپ کا حقیقی معنوں میں بھائی اور معاون ہے درشتگی کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ذہنوں کو راہ راست پر لانے کیلئے وفات سے چند لمحے قبل پوری امت مسلمہ کیلئے آخری وصیت فرمائی۔

الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم کہ نماز (حقوق اللہ) اور ان لوگوں کے حقوق کا جو تمہارے زیر دست (غلام) (حقوق العباد) کا خیال رکھو

آئیے۔ مسلمان بھائیو! قرآنی حکم ۔ وادخلوا فی السلم کافۃ کو سامنے رکھتے ہوئے۔

دین اسلام کو صرف عبادات تک محدود نہ رکھو۔ بلکہ اپنی ابدی اور دنیاوی زندگی میں جنت کا منظر دیکھنا چاہتے ہو تو اسلام کے اقتصادی معاشی، عدالتی، سماجی نظاموں کو آزماؤ موجودہ باطل نظاموں کو یکسر توڑ کر وہ غلامی بھائی چارے، محبت و مواسات ابدی اور عالمگیر خدائی نظام کو ملک خداداد میں جگہ دو جس کی بنیاد سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔

خطبۂ جمعہ

فکرِ آخرت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

گزشتہ جمعہ میں عرض کیا تھا کہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حاضرین سے فرمایا کرتے تھے:

جعلنا اللّٰہ وایاکم ممن تنبہ لخف متبہ، وتفنّی وعن الدنیا، وتذکر یوم حشرہ، واقتفٰی آثار الصالحین، انہ ولی ذالک والقادر علیہ، یا رب العالمین۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنائیں جو اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے متنبہ ہو جائیں اور جاگ جائیں (خدمت سے مراد ہے اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہونا) اور دنیا سے پرہیز کریں اور اپنے حشر کے دن کو یاد کریں، اور نیک لوگوں کے آثار کی اقتدا کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ولی ہیں، اور اس پر قادر ہیں، اور آخر میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وہن یترک الآثار قد ضلّ سعیہ
وھل یترک الآثار من کان مسلما"

"جو شخص کہ سلف صالحین کے نشانات قدم کو چھوڑ دے اس کی محنت رائیگاں جاتی ہے۔ اور کیا کوئی مسلمان اپنے سلف صالحین کے آثار اور نشانات کو چھوڑ سکتا ہے؟"۔

یہ گویا ان کی دعا کا خلاصہ ہوتا تھا۔ کہ حق تعالیٰ شانہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو خدمت کے لئے متنبہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول رہتے ہیں۔ عقلمندی اور دانشمند آدمی اپنے مولیٰ کی خدمت میں مشغول رہتا ہے، بیدار رہتا ہے، غافل نہیں ہوتا، اور سوتا نہیں، سونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی دل کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں اگر آرام کرتا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی مشین ہے۔ اس کو آرام دینا بھی ضروری ہے، غرض یہ کہ اپنی خواہشات میں مشغول ہونے کی بجائے اپنے مالک کی طاقت میں مشغول ہوتا ہے۔ اور دوسری چیز دنیا سے متنزہ ہونا، اور اس سے نزاہت اور پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔

کنز العمال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کیا ہے:

الدنیا جیفۃ، فمن اراد ھا فلیصبر علی مخالطۃ الکلاب (ص ۱۹۱ ج ۳) یعنی دنیا مردار ہے، جو شخص اس کو حاصل کرنا چاہئے۔ وہ کتوں سے میل جول پر صبر کرے۔

اس مضمون کو عام طور سے اس طرح ذکر کیا جاتا ہے کہ:

"الدنیا جیفۃ، وطلابھا کلاب"

یعنی "دنیا مردار ہے۔ اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں"، جب دنیا کو مقصد بنایا جائے۔ تو اسی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح آج ہو رہا ہے، لڑائیاں بھڑائیاں ہوتی ہیں۔ مناقشت ہوتی ہے چھینا جھپٹی ہوتی ہے، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش ہوتی ہے، ایک دوسرے سے حسد ہوتا ہے، کینہ ہوتا ہے، وغیرہ وغیرہ

دنیا مردار ہے، جو شخص اس کو حاصل کرنا چاہے کتوں سے میل جول پر صبر کرے

لیکن اگر دنیا کی زندگی اس مقصد کے لئے ہو کہ آخرت کی تیاری کرنی ہے، اور آدمی کو آخرت کی فکر ہمیشہ لگی رہے، اور آخرت کا مقصد سامنے رہے تو پھر آدمی کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، اور اس کے تمام کام دنیا نہیں، بلکہ سب کچھ آخرت کے حساب میں شمار ہوتا ہے، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقام پر فرمایا کہ جب کھانے کا حساب کرتے ہیں۔ کہ کھانے کی مد میں اتنے پیسے خرچ ہوئے، مطبخ کا حساب کرتے ہیں تو ہمیں لکڑیوں اور اوپلوں کی بھی قیمت لگاتے ہیں لگائے اور بعض کا گوبر ایندھن کے کام آتا ہے۔ اس سے کھانا پکایا جاتا ہے، تو لکڑی اور اوپلے بھی کھانے کی مد میں لگائے جاتے ہیں۔ اب کوئی پوچھنے والا ہو کہ تم نے کھانے کے حساب میں لکھا ہے کہ کھانے پر اتنا خرچ ہوا، تو کیا اوپلے بھی کھائے جاتے ہیں؟ کہ ان کو کھانے کے حساب میں شمار کیا؟ حضرت فرماتے ہیں کہ اوپلے کھائے تو نہیں جاتے لیکن ان کے بغیر کھانا تیار نہیں ہوتا، اس لئے جب کھانے کے حساب کا شمار کیا جائے گا۔ تو اوپلوں کو بھی ان میں شامل کیا جائے گا بس اسی مثال سے سمجھ لیجئے کہ مومن آدمی دنیا میں کھاتا ہے پیتا ہے، نکاح کرتا ہے، بیوی بچے رکھتا ہے، مشاغل اختیار کرتا ہے۔ لیکن یہ تمام چیزیں خود مقصد نہیں، بلکہ اوپلے ہیں، ان کو کھانے کے لئے نہیں خریدتا، بلکہ جلانے کے لئے خریدتا ہے، ان سے کھانے کی تیاری میں کام لینا مقصود ہے، اگر ان تمام چیزوں سے آخرت کی تیاری کا کام لینا مقصود ہے، تو یہ چیزیں دنیا نہیں بلکہ یہ دین کی مد میں اور آخرت کے حساب میں شمار ہوتی ہے۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اذا انفق المسلم نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ (مشکوٰۃ ص ۱۷۰)

جب مسلمان اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔

گویا مومن کو اس کے جائز خرچ میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے، اس پر بھی اس کو اجر دیا جاتا ہے، اب بیوی کو کھلانا یہ تو نیا داری کی چیز ہے، ہر کافر اور ہر مومن میں مشترک ہے، نیک اور بد میں پائی جاتی ہے۔ اپنے گھر والوں کو بھی کما کر کھلاتے ہیں، لیکن مومن کو اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ آخرت کے لئے یہ کام کرتا ہے۔ صرف دنیا مقصد نہیں بلکہ آخرت مقصد ہے،

ایک حدیث میں ہے کہ ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، بیوی کے پاس جانا صدقہ ہے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ایک آدمی بیوی سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ کیا اس کو بھی اجر ملتا ہے؟ فرمایا دیکھو اگر وہ ناجائز جگہ خواہش پوری کرتا ہے تو اس کو گناہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب حلال جگہ جنسی خواہش پوری کرتا ہے تو اس کو اجر ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

تو تنزہ عن الدنیا جس کو شیخ فرما رہے ہیں یعنی دنیا کی گندگی حاصل کرنا۔ وہ یہی ہے کہ اب دنیا کی آسائشوں میں

یہاں کی لذتوں میں ایسا مشغول نہ ہو جائے کہ اپنے مقصد کو بھول جائے، اگر یہ اپنے مقصد کو بھول گیا۔ تو پھر یہ دنیا دار ہے، مومن کو دنیا دار نہیں ہونا چاہیئے، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے اگر کوئی شخص کہتا کہ ہم تو دنیا دار ہیں۔ تو حضرت فرماتے ہیں کہ مسلمان بھی دنیا دار ہوتا ہے؟ مومن کو تو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں فرمایا گیا ہے:

انّ الدنیا خلقت لکم وانتم خلقتم للاٰخرۃ

وہ دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو، عجیب فقرہ ہے۔ تو ہم یہاں کھانے کمانے کے لئے پیدا نہیں ہوئے، مکان بنانے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہیں یہ چیزیں بھی چلیں گی، یہ بھی بند نہیں ہوں گی، لیکن یہ سب کچھ دنیا کی معیشت ہے، خود مقصود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

ولا تجعل الدنیا اکبر ھمّنا ولا غایۃ رغبتنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

"اور نہ بنا دنیا کو ہمارا مقصود اعظم، اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا، اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود، اور ہم پر اس کو حاکم نہ کر جو ہم پر مہربان نہ ہو"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا فرمایا "مستریح او مستراح منہ"

یہ راحت پانے والا ہے۔ یا اس سے راحت حاصل ہو گئی عرض کیا گیا اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت مل گئی؟ فرمایا، مومن بندہ دنیا کی مشقتوں سے، یہاں کی تکلیفوں سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے، رحمت پا لیتا ہے، مر گیا تو سب چیزوں سے آرام مل گیا۔ ہر قسم کی رحمت نصیب ہو گئی اور فاجر اور بدکار آدمی اس سے اللہ کی مخلوق اور اللہ کی زمین راحت پاتی ہے، مر جاتا ہے تو اس سے سب کی جان چھوٹ جاتی ہے، زندگی ہو تو ایسی ہو کہ خیر ہی خیر بکھیرنے والی ہو،

آدمی کو ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے وجود سے خیر پھیلے اور شر نہ ہو، زندگی ایسی ہو کہ اس کی ذات سے اس کو بھی نفع پہنچے، راحت پہنچے اور اللہ کی دوسری مخلوق کو بھی نقصان نہ پہنچے، آدمی کا وجود نفع رساں ہونا چاہیئے، پھر تو انشاء اللہ زندگی ہر خیر میں زیادتی کا باعث ہو گی۔ اور اگر آدمی کا وجود ایسا ہے کہ اپنے آپ کو بھی ہلاک کر رہا ہے، اپنی بدعملیوں کی وجہ سے اپنے کو بھی غارت کر رہا ہے،

اور اللہ کی مخلوق بھی اس سے تنگ ہے، زمین کے جن مکڑوں پر بدعملی کرتا ہے۔ وہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔ تو ظاہر ہے ایسی زندگی سے موت اچھی ہے، تو مقصد یہ ہے کہ زندگی کی معاش سے تو چارہ نہیں ہے، جب یہاں زندگی گذرے گی۔ تو یہاں کی زندگی کے لوازم بھی حاصل کرنے پڑیں گے، کھانا پینا ہے، رہنا سہنا ہے، لباس و پوشاک ہے، اور دوسری ضروریات زندگی ہیں، مگر مومن و کافر میں یہی فرق ہے کہ مومن ان کو مقصد نہیں بناتا اور کافر ان کو مقصد بناتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دنیا کے لوگوں کو یہی تعلیم دیتے ہیں کہ کھاؤ، پیو، اور حدود کے اندر رہ کر دنیا برتو، لیکن یہاں کی چیزوں کو مقصد نہ بناؤ۔ اور شیطان لوگوں کو یہ تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ کہ بس انہی چیزوں کو مقصد

مومن دنیا کو مقصد نہیں بناتا
کافر ہی اس کو مقصد بناتا ہے

بناؤ، تم نے آخرت کہاں دیکھی ہے؟ کون مریگا، کون جئے گا چھوڑو اس قصے کو۔ تو تنزہ عن الدنیا یہ ہے کہ دنیا کو ایک نجاست سمجھتے ہوئے اس سے اپنے دامن کو پاک رکھنے کی کوشش کرو کہ تمہارے دامن ایمان کو اس کی کوئی آلودگی نہ لگے۔ وہ آلودگی کیا چیز ہے، حرام، ممنوع اور ناجائز چیزیں، تمہاری زندگی کے دامن کو آلودہ نہ کریں، یہ تنزہ عن الدنیا ہے۔

اور تیسری دعا یہ فرمائی ہے کہ یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے سامنے جمع ہونے کو اور تیری بارگاہ میں پیش ہونے کو یاد رکھتے ہیں، اس کو یاد رکھنے میں لوگوں کے درجات مختلف اور بھی بہت سے درجات ہیں لوگوں کے، ایک دھندلا سا تصور اللہ کی بارگاہ میں پیشی کا ہمارا بھی ہے، کسی بھی مسلمان سے پوچھو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ فوراً کہے گا، ہاں! بھئی بڑی اچھی بات ہے واقعی یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ لیکن بندۂ پرور! اس عقیدے کا اور تصور کا ہماری زندگی میں کیا اثر ہے؟

آپ کے لئے کسی بارات میں شامل ہونے کی ایک تاریخ مقرر کر دی گئی، آپ اس کے لئے تیاری کرتے ہیں، کپڑے سلواتے ہیں، اور ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں، اور خوب بن ٹھن کر جاتے ہیں آپ کے لئے تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔ کسی بڑے افسر سے ملاقات کی۔ تو آپ کا رکھ رکھاؤ دیکھنے کے لائق ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ کہہ دے وہ افسر صاحب اشلوار قمیض کو پسند نہیں کرتے۔ تو آپ اس افسر سے ملاقات کے لئے سوٹ سلواتے ہیں، ایک صاحب نے لکھا تھا کہ میں ایک صاحب سے ملنے کے لئے گیا تھا، اس نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا، میں واپس آ گیا اس کے بعد میں سوٹ پہن کر گیا، یعنی انگریزوں کا لباس۔ کھڑا ہو گیا، اور اس نے کھڑے ہو کر میرا استقبال کیا اور کہا کہ ہاں! اب آدمیوں کا لباس پہن کر آئے ہو نا۔ تو اگر حاکم خاص قسم کا لباس پسند کرتا ہے۔ تو آپ اس لباس کا اہتمام کرتے ہیں اور ان تمام آداب کا اہتمام کرتے ہیں۔ جو اس حاکم کی ملاقات کے لئے ضروری ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا واقعی یقین ہے۔ تو کیا آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا بھی کبھی اہتمام کیا ہے۔ کہ فلاں قسم کے لباس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اس لئے وہی لباس پہنا کریں گے، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے، اور پھر مجھے اپنا پورا نامۂ عمل لیکر اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، اپنی زندگی کا ایک ایک واقعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنا ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ جو میرے لئے لائق ندامت ہو، جس سے مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے،

میرے نامۂ عمل میں کوئی ایسا عمل نہیں ہونا چاہیئے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے غضب یا ناراضگی کا مورد بن جاؤں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، تو میں نے کہا کہ تصور تو ہمارا بھی ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے، مگر یہ تصور اتنا دھندلا ہے کہ ہمیں ملاقات کی تیاری پر آمادہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشی کے مضمون کو قرآن کریم میں بار بار دھرایا ہے۔ مختلف عنوانات سے، مختلف پیرایوں سے، مختلف اسالیب سے اس کو ذکر فرمایا ہے۔ تاکہ لوگوں کی سمجھ میں بات آ جائے اور وہ اس کی تیاری کریں۔

سورۃ تطفیف میں فرماتے ہیں:

ویل للمطففین، الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون۔

"ہلاکت ہے ان کمی کرنے والوں کے لئے جب لوگوں سے ماپ

کرتے ہیں۔ تو پورا لیتے ہیں۔"

وإذا كالوهم أو وزنوهم يخسرون

" اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو دیتے ہیں۔"

کیا دنیا کا کوئی شخص یہ چاہے گا کہ مجھے کم چیز دی جائے؟ ہرگز نہیں! پھر جب دوسروں کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں۔ تو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی کی پیشی ان کے سامنے نہیں۔

ألا يظن أولئك أنهم مبعوثون ليوم عظيم

" کیا ان لوگوں کو یہ گمان نہیں ہے۔ کیا ان کو یہ دھیان اور خیال نہیں ہے۔ کہ ان کو اٹھایا جائے گا ایک بڑے دن میں؟

" يوم يقوم الناس لرب العالمين "

" جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے سامنے"

کیا ان لوگوں کو رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونے کا، اور اس دن کے حساب و کتاب کا خیال نہیں؟ یہاں تو تم نے تو ایک پیسے کی یا معمولی سی چیز کی کمی کر کے اپنے نفس کو خوش کر لیا۔ لیکن ذرا سوچو کہ تم نے اپنی زندگی میں جو گھپلا کیا ہے۔ جب اس کا حساب دینا پڑے گا۔ تو کہاں سے پورا کرو گے؟ یہاں تو جو کچھ ہے دنیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا "ایک پیسا آیا تو کیا؟ نہ آیا تو کیا؟ نہ آیا تو کیا؟ نہ آیا تو کیا؟"

لیکن تم لوگ تھوڑی تھوڑی چوری کرتے گئے۔ جب پوری زندگی کا میزانیہ لگایا جائے گا۔ تو کہاں سے پورا کر کے دو گے؟ ذرا سوچو! جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا یقین ہو کیا ان کا کردار یہی ہونا چاہیے کہ کسی کے ساتھ ٹھگی کر رہے تھے، کسی کی چوری کر رہے ہیں، کسی کے ساتھ ناپ تول میں گھپلا کر رہے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے:۔ يوم نحشر المتقين إلى الرحمن وفدا

" جس دن ہم حشر کریں گے متقیوں کا رحمن کی طرف وفد کی شکل میں"

جیسے کوئی معزز وفد کسی بڑے حاکم سے ملنے کے لئے جاتا ہے۔ اسی طرح متقی اور پرہیز گار لوگوں کو فرشتے اعزاز و اکرام کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

" ونسوق المجرمين إلى جهنم وردا "

اور ہم مجرموں کو ہانک ہانک کر جہنم کی طرف لے جائیں گے اس حال میں کہ وہ پیاسے ہوں گے"

کسی کا حشر اس طرح ہوگا، کسی کا اس طرح ہوگا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" لوگ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے جائیں گے کہ پاؤں سے ننگے ہوں گے،

برہنہ بدن اور غیر مختون ہوں گے"

جیسا کہ پہلے دن پیدا ہوئے تھے ایسے ہوں گے، جس شکل اور حالت میں ماں کے پیٹ سے تشریف لائے تھے اس حالت میں دوسری ماں یعنی زمین کے پیٹ سے نکلو گے،

چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كما بدأنا أول خلق نعيده "۔ یعنی جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں سب ننگے اٹھائے جائیں گے، اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟

فرمایا: " عائشہ! وہاں دیکھنے کی فرصت کس کو ہوگی، اور کس کو ہوش ہوگا، معاملہ اس سے کہیں سنگین ہے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

" قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا" حضرات علماء فرماتے ہیں کہ اس اولیت

باقی صفحہ ۲۷ پر

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار کی چند اہم تصانیف و تراجم

غیرت مند مومن باپ کے نام (اردو ترجمہ) ۱۴/-	مسلمان باپ کی ذمہ داریاں، دشمنان اسلام ہمیں کن راستوں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں؟ اور ان کا سد باب کیا ہے	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۹۰
اصلاح معاشرہ اور اسلام (اردو ترجمہ)	قرآن کریم و احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسلامی مسلم معاشرے کے قائم کرنے کی رہنما	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات
راہِ ہدایت وعمل (اردو ترجمہ) ۱۵/-	دین و دنیا میں کام دینے والی باتیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۴۲
مقدس باتیں (اردو ترجمہ)	صحاح ستہ اور موطأ مالک میں موجود احادیث قدسیہ کا اردو ترجمہ	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات
رسول اکرمؐ کی پچپن وصیتیں (اردو ترجمہ) ۱۹/-	دنیا و آخرت کی کامیابیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۱۰۴
نصیحتیں اور وصیتیں (اردو ترجمہ) ۱۶/-	دین و دنیا کی بھلائی کی ضامن	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۹۰
جہاد (اردو)	مسلمانوں کے مقدس فریضہ جہاد سے متعلق احادیث مبارکہ کا مجموعہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۹ صفحات ۳۹۳
اسلامی آدابِ معاشرت (اردو) (زیر طبع)	اسلامی آدابِ معاشرت کے زریں اصول	سائز ۲۳×۳۶/۱۹ صفحات
تعلیم الاسلام (چار حصے) عربی ترجمہ ۴۳/-	حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کی بے مثال کتاب کا عربی ترجمہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۹ صفحات ۳۲۱
مناجات سید احمد العلاوی (اردو ترجمہ)	دل سے نکلی ہوئی شاندار دعاؤں کا مجموعہ	سائز ۲۰×۳۰/۳۲ صفحات ۹۶
شادی میں رکاوٹیں اور اسلام کی روشنی میں ان کا حل (اردو ترجمہ) ۳۸/-	معاشرے میں رائج وہ خرابیاں جن کی وجہ سے شادی مشکل کا شکار ہو جاتی ہے اور خاندانوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں معاشرے میں آوارگی اور جرم کاری کی طرف مائل ہو جاتا ہے ان کا حل جو اسلام نے پیش کیا!	سائز ۲۳×۳۶/۱۹ صفحات ۱۹۰

ناشر: دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

برطانیہ میں جنسی تعلیم اور مسلمان والدین

[illegible]

اس وقت پوری دنیا میں یہ احساس عام ابھر رہا ہے کہ مسلمان ایک ترقی پذیر قوم ہیں اس کے پاس ہمت و قوت کی کمی ہے دوسری قوموں سے مرعوب رہتے ہیں مایوسی ان کا مقدر بن چکی ہے اور ہر موڑ پر غیروں کی آغوش میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اعدائے اسلام نے اس پروپیگنڈہ کو عام کرنے میں خاصا کردار ادا کیا ہے اس احساس کے عام ہونے کی خواہ کتنی وجوہات کیوں نہ ہوں لیکن ہمارے نزدیک اگر اس کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے بھی تو بھی صرف ایک وجہ ہے اسی ایک سبب کی بنا پر آج ہم اس مقام پر پہنچ چکے ہیں اور اگر ہم نے طے کر لیا کہ اس غلطی کو دور کرنا ہے تو ہمارا اعتقاد و یقین ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں اسکے زیر نگوں ہو کر رہیں گی۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے نیم حکیم پیدا ہو چکے ہیں جو اس زخم پر مرہم لگانے کے نئے قسم قسم کی ترکیبیں تلاش کر رہے ہیں کسی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ مسلمانوں کے پاس مال و اسباب کی کمی ہے جب تک دولت کا انبار نہیں ہوگا آگے نہیں بڑھ سکتے کسی نے کہا کہ جب تک ایٹم بم نہیں بنایا جاتا مسلمانوں کا ترقی پذیر ہونا ممکن ہے کسی نے کہا کہ وقت کے تقاضے پر چلنا چاہئے اور "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کے نسخے پر عمل کرنے پر ہی ترقی کا دارومدار ہے الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کسی نے بھی کوشش نہیں کی علامہ مرحوم کے سامنے جب یہ صورتحال آئی تھی تو انہوں نے کہا تھا۔

سب کچھ اور ہے جس کو تو خود سمجھتا ہے
جہاں میں مگر کوئی جوہر آشکار ہوا۔
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں
قلندری سے ہوا ہے تونگری سے نہیں

آج عالم اسلام کی صورتحال ہمارے سامنے ہے مال و دولت کی فراوانی کے باوجود ہم اپنا مقام نہ پاسکے افرادی قوت کے ہوتے ہوئے اپنی برتری ثابت نہ کر سکے اس لئے ان اسباب کو ترقی کے اسباب قرار دینا حقیقت سے فرار حاصل کرنا ہے۔

سچی اور صحیح بات یہ ہے کہ ہماری اس تنزلی کی واحد وجہ قرآن و سنت کے ارشادات و احکامات سے نہ صرف اعراض بلکہ بغاوت ہے زندگی کے ہر شعبہ پر ہم نے ان سے روگردانی کی ہے انفرادی ہو یا اجتماعی ہر حوالے میں یہ تو دیکھا ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے لیکن یہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ قرآن پاک کا کیا حکم ہے خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ

شروع ۱۹۹۱ء سے برطانوی اسکولوں میں
جنسی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے

کیا ہے ـــــــ غور کیجئے جو جماعت اپنی ہی کتاب سے روگردانی اختیار کرے اس کا نتیجہ اور کیا ہوگا جو آج ہمارے سامنے ہے۔

تاریخ اس امر کی شاہد عدل ہے کہ جس زمانے میں جن جن لوگوں نے قرآن و سنت کا اتباع کیا انفرادی و اجتماعی زندگی میں ان دونوں کا دامن تھاما تو قیصر و کسریٰ جیسی عظیم طاقتیں اپنی پوری آن و بان کے باوجود پامال ہوتی گئیں اور تاریخ نے یہ منظر بھی دکھایا ہے کہ جب ہم نے کتاب و سنت سے روگردانی اختیار کی تو ذلت و رسوائی قوم کا مقدر بن گئی آج ہم چاروں طرف نگاہ ڈالیں تو یہ سب نظر آئے گا جیسے دور کرنے کی از حد ضرورت ہے اس کے بغیر ہم اپنی برتری ثابت نہ تو کر سکے ہیں نہ کر سکتے ہیں اور نہ کر سکیں گے۔

اُمت مسلمہ کی یہ تصویر اس کل کی تصویر سے کتنی مختلف ہے اُن دو کل جس کا نقشہ قرآن پاک نے دکھایا ہے۔

اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا (۴۸ الفتح)

وہ صحرا نشین تھے لیکن قرآن و سنت کا دامن تھامنے والے اختلاف افتراق سے دور محبت و مودت کے پیکر تو پوری دنیا پر چھا گئے۔

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
جہانگیر و جہاندار و جہانبان و جہاں آرا
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

لیکن جب ہم گروہ بندیوں میں پڑ گئے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں رات دن مصروف ہوگئے تو نتیجہ یہ نکلا کہ آج ساری دنیا میں ہماری اس تصویر اس کل کی تصویر سے بالکل مختلف نظر آنے لگی۔

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
کہ تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سیارہ
ثریا سے زمیں پر آسمان نے ہم کو دے مارا

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے بقول:۔

آج تم زلزلوں سے ڈرتے ہو کبھی تم خود ایک زلزلہ تھے آج اندھیرے سے کانپتے ہو کیا یاد نہیں رہا کہ تمہارا وجود اجالا تھا یہ بادلوں کے پانی کی سیل کیا ہے کہ تم نے بھیگ جانے کے ڈر سے اپنے پائنچے چڑھا لئے ہیں وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اتر گئے پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا بجلیاں آئیں تو ان پر مسکرا دیئے بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصر اٹھی تو رخ پھیر دیا آندھیاں آئیں تو ان سے کہا تمہارا راستہ یہ نہیں ہے یہ ایمان کی جانکنی ہے کہ بادشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے ہی گریبانوں کی تار بیچ رہے ہیں اور خدا سے ایسے غافل ہو گئے ہیں کہ جیسے اس پر کبھی ایمان ہی نہیں تھا۔"

مولانا آزاد مرحوم کی اس عبارت میں ایک طرف کل کی اتنی عظمت اور آج کی یہ حسرت ہمارے دل و دماغ کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔

اس وقت ملت اسلامیہ کو گمراہی سے نکالنے والی کوئی چیز ہے تو وہ صرف اور صرف قوانین اسلام کی کامل پیروی ہے پیدائش سے لیکر موت تک آنے والے مراحل میں قرآن اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے جو ہر

وقت ہماری رہبری کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہم قدم اٹھائیں آج وقت کا مطالبہ ہے کہ ہمارے آئمہ و خطباء و واعظین و ناصحین اُمت مسلمہ بھی حکمت و پرجوش منصوبے کے ساتھ اس بات کو پیش کرنے کی کوشش کریں تہذیب جدید کی بدتہذیبی و حیوانیت کو آشکار کرتے ہوئے نوجوانوں کو بتلائیں کہ تہذیب اور انسانیت قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے پر ہی نصیب ہو سکتی ہے ترقی اسی سے ملے گی اور ہر موڑ پر کامیابی ان کا قدم چومتی جائے گی اس لئے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا فرمان ہے۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

اس مسئلے پر برطانوی تعلیمی کمیشن رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش میں ہے کچھ چند افراد کی طرف سے (جن میں غیر مسلم بھی ہیں) ایک معمولی سی صدائے احتجاج بلند کی گئی لیکن مجموعی طور پر عوام کی جانب سے شدید دباؤ نہ ہونے کے باعث یہ تعلیم شروع کرنے کا اعلان کیا گیا برطانوی ذرائع ابلاغ نے جنسی تعلیم سے متعلق تبصرے بھی کئے جن میں جنسی تعلیم کے فوائد و نقصانات پر مضامین شائع کئے گئے اور آہستہ آہستہ اس کا نفاذ ہو رہا گیا ہے۔

اس حقیقت سے ساری دُنیا آگاہ ہو چکی ہے کہ برطانوی سوسائٹی اور معاشرے میں جو مسائل انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر چکے ہیں ان میں سب سے اہم مسئلہ برطانوی نوجوانوں کی بے راہ روی اور اخلاقی ابتری کا ہے ہم نے اپنی کالموں میں اس بات کو بارہا بیان کیا ہے کہ برطانیہ میں چھوٹی لڑکی سے لیکر بڑی عمر کی بڑھی عورت تک ان نوجوانوں کی جنسی ہوس اور غنڈہ گردی کا شکار بنتی رہتی ہیں جن میں کئی ہزار عورتیں بن بیاہی مائیں بن جاتی ہیں تو کئی عصمت دری کے بعد موت کی نیند سلا دی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں اخلاقی زبوں حالی کا دور دورہ ہے برائی اور فحاشی کو نہ صرف قانونی تحفظ حاصل ہے بلکہ فحاشی و عریانی کی وباء عام کرنے میں خود برطانوی حکومت حوصلہ افزائی کرتی ہے جنسی لٹریچر و جنسی تعلیم مخرب اخلاق و حیاء سوز پوسٹر و فلمیں نیز اخبارات سب ہی اس مسئلے کو عام کرنے میں پوری طرح مصروف ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ معاشرہ قسم قسم کی جسمانی و روحانی بیماریوں کا شکار ہو چکا ہے ایڈز جیسی خطرناک بیماری اسی برائی و فحاشی کی مرہون منت ہے جس نے پوری دنیا کے مفکروں اور دانشوروں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے ان شواہد و حقائق کے باوجود حکومت اس بات پر مصر ہے کہ اسکولوں میں (جہاں ۸ سال سے لیکر ۱۶ سال تک بچے تعلیم حاصل کریں گے) جنسی تعلیم کا آغاز کیا جائے البتہ حکومت اور تعلیمی کمیٹی کی جانب سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جو والدین اپنی اولاد کو جنسی تعلیم سے روکنا چاہیں انہیں تحریری طور پر اسکولوں کے گورنر کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ گورنر ایسے بچوں کو جنسی تعلیم کی کلاس میں حاضری پر اصرار نہ کر سکیں بصورت دیگر انہیں تعلیم دی جائے گی۔

جہاں تک برطانوی معاشرے کی بے غیرتی و بے حیائی کا تعلق ہے وہ محتاج بیان نہیں اس کے پیش نظر کیا جا سکتا

[illegible]

ہے کہ ایک نہایت ہی قلیل تعداد میں والدین نے تحریری طور پر نام درج کرایا ہوگا بقیہ والدین خود بے غیرت و بے حیا تھے انہوں نے اپنی اولاد کے لئے بھی یہی راستہ مناسب سمجھا تو انہیں اس کی فکر تھی اور نہ ہم ایسے والدین سے مخاطب ہیں۔

ہاں وہ مسلمان والدین جنہیں اسلامی تعلیمات کا علم ہے جن کے پاس شرم و حیاء کا زیور ہے جو عفت و عصمت کی حقیقت سمجھتے ہیں افسوس ہے کہ ان میں سے بھی کم لوگوں نے اس جانب توجہ دینے کی کوشش کی۔ مشاہدہ یہ ہے کہ یہ حضرات اپنے کاروباری مصروفیات کے باعث اس مسئلے سے غافل ہیں شاید اس کے پاس اتنا وقت بھی نہیں کہ وہ خود اسکول جاکر گورنر سے احتجاج کریں اور اپنے بچوں کو ایسی تعلیم سے باز رکھنے کی تاکید کریں ظاہر ہے کہ ہماری لاپرواہی و تساہل سے ہمارے روبرو ہمارا نونہال عفت و عصمت کی چادر اُتار دیتا ہے شرم و حیاء کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے تو پھر ہم سوائے حسرت و افسوس کے اور کچھ کر نہیں پاتے۔

اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرتا ہے اولڈ ٹریفورڈ مانچسٹر کی مسجد میں اس مسئلے پر غور و خوض کے لئے علاقائی طور پر ایک اجلاس طلب کیا گیا امام مسجد نے جمعہ کے دن باقاعدہ اس اجلاس کی غرض و غایت بتلاتے ہوئے اس علاقے کے مسلمانوں کو اس اجلاس میں شریک ہونے کی پرزور تاکید کی۔ اتفاقاً احقر کا بھی ادھر جانا ہوا معلوم ہوا کہ اس حلقے میں یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ استفسار پر پتہ چلا کہ اس علاقے کی تقریباً ۸۰ سے زائد لڑکے اور لڑکیاں اس اسکول میں زیر تعلیم ہیں اور اجلاس میں صرف آٹھ بچوں کے والد صاحب تشریف لائے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہماری غفلت و بے حسی کا کیا عالم ہے؟

ان حالات میں مسلمان والدین اور شہر کے شہزادوں سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اسکولوں کے گورنر کو تحریری طور پر آگاہ کریں بلکہ اس تعلیم کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند کریں اور حکومت کو مجبور کیا جائے کہ اس بے حیائی و فحاشی کی تعلیم کو بالکل ممنوع قرار دے یہی اس کا حل ہے اگر ہم نے وقت پر بھی کوتاہی کا مظاہرہ کیا تو اس کے برے اثرات سے معاشرہ تو درکنار خود ہمارا اپنا گھر بھی محفوظ نہ رہ سکے گا۔

روزے کا فدیہ

ایسا شخص جو بیرانہ سالی اور ضعف جس کے بعد قوت حاصل ہونے کی امید نہ ہو اس پر فدیہ لازم ہے۔ اور ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان کی قیمت کا کوئی اور غلہ فدیہ میں دینا چاہئے۔ نماز کا فدیہ بھی اتنی مقدار ہے۔

طلاق کا حل

ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس ایک برتن دیکھا۔ جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ اس نے بیوی سے کہا کہ یہ مجھے پلا دے تو اس نے حلف بالطلاق کیا کہ نہ تو اس پانی کو پی سکتی ہے۔ اور نہ گرا سکتی ہے۔ اور نہ برتن میں باقی چھوڑ سکتی ہے۔ اور نہ کوئی ایسی ہی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ مثلاً کسی دوسرے کو پلا دے) تو اس کا حل یہ ہے کہ برتن میں کوئی ایسا کپڑا ڈالا جائے۔ جو پانی پی جائے۔ پھر اس کو دھوپ میں سکھایا جائے۔

(کتاب الاذکیا ص ۱۱۸)

فوائد القرآن

بزبان پیغمبر آخر الزمان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: قاری محمد حاکم خان طارقی خانقاہ سراجیہ

سارا قرآن پاک الحمد سے لیکر الناس تک شفا اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ خود قرآن میں ارشاد ہے من جاء با لحسنۃ فلہ عشر امثالھا (انعام) ترجمہ: جو بندہ ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو ہزاروں جیسی دس نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ زندگی میں زندگی انسان صدق دل سے ایک مرتبہ بھی قرآن پاک پڑھے تو اس کو ہزاروں نیکیاں ملیں گی اور یہی وقت ہے نیکیوں کے کمانے کا۔ کیونکہ وہ دن بھی آنے والا ہے "جس دن کہ بھاگے مرد اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی ساتھ والی سے اور اپنے بیٹیوں" سورۃ عبس۔ قیامت کے دن ایک نیکی والدین سے مانگنے پر بھی نہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو نیکیاں حاصل کرنے کے کئی طریقے بتا دیے ہیں۔ جن میں ایک طریقہ تلاوت کلام مجید ہے حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پاک کا ایک پر صرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمائی اور یہ صرف ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے، مزید وضاحت کے آپ نے فرمایا! میں یہ نہیں کہتا (یعنی میرا مطلب یہ نہیں ہے) کہ الم " ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے اس طرح الم پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہے جامع ترمذی، دارمی) اس حدیث کے علاوہ قرآن کی مختلف آیات کے پڑھنے کا ثواب احادیث میں اور تفاسیر میں ہے میں چند آیات کے پڑھنے کے فوائد تحریر کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو مجھے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا۔ خاص کر از ہراوین) یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لئے اس طرح آئیں گی جیسے کہ ابر کے ٹکڑے ہیں یا سائبان ہیں، سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پہ کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔ (۲) جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے شیطان اس گھر سے بھاگنے پر مجبور ہوتا ہے، عبدالملک بن عمیرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ کے آخر کی دو آیتیں جو کوئی کسی رات میں ان کو پڑھے گا وہ اس کیلئے کافی ہیں وہ انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

حضرت عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ انہوں فرمایا ہے کہ جو شخص کسی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لئے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے۔

(آخر آل عمران سے ان فی خلق السمٰوٰت سے ختم سورۃ تک) (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۰)

حضرت ایوب انصاریؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی اور آیت شھد اللہ، اور قل اللھم مالک الملک سے بغیر حساب، تک پڑھا وے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے۔

آیت نمبر ۲۵ تا ۲۷

اور اس کی ستر ے۔ حاجتیں پوری فرمائیں گے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے، روح المعانی بحوالہ دیلمی حضرت امام بغویؒ نے اپنی سند کے ساتھ اس جگہ ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سورۃ الفاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی دو آیتیں ایک آیت شھد اللہ انہ لآ الٰہ الا ھو آیت نمبر ۱۸ آل عمران سے آخری آیت تک اور دوسری یہ آیت قل اللھم مالک الملک آیت نمبر ۲۵ تا ۲۷ سورۃ آل عمران سے بغیر حساب تک پڑھا کرے تو میں اس کا ٹھکانا جنت میں بنا دوں گا اور اس کو اپنے حظیرۃ القدس میں جگہ دوں گا اور ان روز اس کی طرف ستر ے۔ مرتبہ نظر رحمت کروں گا اس کی ستر ے۔ حاجتیں پوری کر دوں گا اور ہر حاسد اور دشمن سے پناہ دوں گا اور ان پر اس کو غالب رکھوں گا۔

(معارف القرآن)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کے لئے نور روشن ہو جائے دو جمعوں کے درمیان ایک اور حدیث میں ہے، سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کے بارے میں وارد ہوا ہے " جو ان کو یاد کرے گا اور پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کے لئے سورۂ یٰسین پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، لہٰذا یہ سورۃ مبارکہ مرنے والے کے پاس پڑھیں، شعب الایمان بیہقی ایک دوسری روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ دن کے ابتدائی حصہ میں یعنی علی الصباح سورۃ یٰسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔

سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۱۱۵ تا آخری سورۃ افحسبتم انما خلقناکم عبثاً سے آخر سورت تک خاص فضیلت رکھتی ہیں بغویؒ اور ثوبیؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ان کا گذر ایک بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کے کان میں سورۃ المومنون کی یہ آیتیں افحسبتم سے آخر تک پڑھیں تو وہ اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔ رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں رسول پاکؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے، (قرطبی و مظہری)

آیت الکرسی کے خاص فضائل حضرت ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں عظیم تر آیت کونسی ہے فرمایا آیت الکرسی' (ابن کثیر)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو سیدۃ آیات القرآن ہے وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔

نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے یعنی موت کے بعد فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

سورۃ روم کی آیت نمبر ۱۷ تا ۱۹ تک پڑھنے کی خاص فضیلت یعنی فسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون سے لیکر وکذلک تخرجون تک ابوداؤد طبرانی ابن سنی وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سبحن اللہ حین تمسون سے لیکر وکذلک تخرجون ان دو آیتوں کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے صبح کو یہ کلمات پڑھ لئے تو دن بھر میں اس کے عمل میں جو کوتاہی ہوگی وہ ان کلمات کی برکت سے پوری کر دی جائے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لئے تو اس کے رات کے اعمال کی کوتاہی اس کے ذریعے پوری کر دی جائے گی (روح)

سورۃ صفّت کی آیت نمبر ۱۸۰ سے ۱۸۲ تک کے فضائل علامہ قرطبیؒ نے یہاں اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار سنا کہ آپؐ نماز ختم ہونے کے بعد یہ آیات تلاوت فرماتے تھے' سبحن ربک رب العزۃ عما

متعدد تفاسیر میں امام بغویؒ کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے کہ "جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے سے اجر ملے اسے چاہیئے کہ وہ اپنی مجلس کے آخر میں یہ پڑھا کرے سبحن ربک رب العزۃ الی آخر سورۃ

باقی صفحہ ۲۷ پر

قرآن پاک کا مطالعہ

از
طاہرہ بیگم
پروین

صفحۂ گیتی پر کوئی دوسری کتاب ایسی موجود نہیں جس نے اپنے پڑھنے والوں کو اپنے مضامین پر غور کرنے کی اتنی تاکید کی ہو، جتنی تاکید قرآن پاک اپنے پڑھنے والوں سے کرتا ہے۔ قرآن بار بار تقاضہ کرتا ہے کہ اس کے مضامین پر بھرپور غور کیا جائے۔ اور اس کے معنی کو سمجھا جائے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں پر پورا پورا دھیان رکھا جائے۔ لیکن اس کے برعکس یہ بھی حقیقت ہے کہ شاید ہی دنیا میں دوسری کتاب ایسی ہو جو بغیر سوچے سمجھے اتنی پڑھی گئی ہو جتنا کہ قرآن پاک کو پڑھا جاتا ہے اور پڑھا جارہا ہے۔ اللہ کی کتاب کے ساتھ یہ زیادتی خود اس کے ماننے والوں نے کی ہے اور کی جارہی ہے۔ بہنو! غور کرو کہ آپ ہی نہیں بلکہ ہر شخص معمولی سی معمولی کتاب پڑھتے وقت اسی کوشش میں سرگرداں رہتا ہے کہ اس کا دماغ حاضر رہے اور جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اس کا مطلب ضرور اس کے ذہن میں ثبت ہوتا جائے پڑھنے کا یہ مفہوم کہ زبان پر پڑھے جانے والے الفاظ ہوں اور ذہن و دماغ دوسرے خیالات سے پُر ہوں۔ یہ بالکل عجیب مفہوم ہے جو غالباً تلاوت قرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری پڑھی جانے والی کتاب کے بارے میں پایا ہی نہیں جاتا۔

آپ نے اکثر اندازہ کیا ہوگا کہ قرآن پاک پڑھنے والوں کی تعداد ہر زمانہ میں بہت رہی ہے۔ یہ ایک ایسی زندہ جاوید کتاب ہے جو ہمیشہ زندگی کا ساتھ دینے والی ہے۔ اس کتاب میں مشکل سے مشکل اور آسان سے آسان مسئلہ کا حل موجود ہے، اگر کوئی شخص اپنے کو اس عظیم الشان کتاب سے مستفید ہونے کا موقع خود کو نہ دے تو یہ اس کی بڑی محرومی ہوگی جب کہ ہر وقت اس سے فیض یاب ہونے کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ دیکھئے کہیں ہم اور آپ اس ننھے بچے کے مصداق نہ ہو جائیں جو اپنی شکل آئینہ میں دیکھتا ہے کبھی مسکرا دیتا ہے اور کبھی رونے بھی لگتا ہے، کبھی ہاتھ مارتا ہے کبھی وہ اپنی حقیقی شکل نہیں پہچانتا ہے، قرآن پاک کا مطالعہ کرتے وقت ہو سکتا ہے کہ بچے کی طرح ہم بھی اپنی شکل دیکھتے ہوئے گزر جائیں اور یہی تصور کرتے رہیں کہ یہ کوئی اور شکل ہے اور اپنی حقیقی شکل کو نہ پہچان پائیں۔ دراصل اپنی سعی یہ ہم پا جستجو دنیا کی سب سے بڑی جستجو ہے۔ یقیناً جس نے اپنے آپ کو قرآن پاک میں پالیا۔ اس نے بہت کچھ تلاش کر لیا کوئی شخص بھی خلوص نیت اور طلب جستجو کے ساتھ اپنے آپ کو پانے کی کوشش کرے گا تو انشاء اللہ ضرور ہی پائے گا بشرطیکہ اس پر پورا اعتماد و یقین بھی ہو اور اپنے آپ کو پہچانتا بھی ہو، قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب تمام انسانوں کے لئے شمع ہدایت اور روحانی اخلاقی زندگی کا مقصد ایک ضروری غذا ہے اس کے بغیر انسانی زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص بھی اس غذا سے جتنا فائدہ بھی حاصل کرے گا اس کی روحانی و اخلاقی زندگی اتنی ہی بہتر رہے گی۔

غور کیجئے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس نے دیکھتے دیکھتے ایک قوم میں انقلاب پیدا کر دیا اور یہ قوم آگے بڑھ کر ایک انقلاب کی علمبردار بن گئی۔ اسی کتاب نے انسانی زندگیوں کو شر سے خیر میں تبدیل کر دیا۔ لوگوں کے سوچنے کا طریقہ ان کا آرٹ، شاعری، تمدن، نظام سیاست، طرز معاشرت، معیشت کے نقشوں کو یکسر بدل ڈالا اس سے بڑھ کر انسانی تاریخ میں کوئی اپنا نظیر نہیں رکھتا۔

آیئے ہم اور آپ عہد کریں کہ قرآن پاک کے مطالعہ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو بدل کر خدا کی خوشنودی حاصل کر لیں۔ خدا ہماری اور آپ کی کوشش قبول فرمائے، آمین ثم آمین۔

ہم مرزا کو امام مہدی سمجھتے ہیں نبی ہرگز نہیں

روزنامہ جنگ لندن ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۴

مرتبہ: چوہدری خلیل احمد گجرات

حضرات غور کرنے کا مقام ہے دنیا کا بھی اصول ہے کہ جس شخص کو دیکھنا ہو کہ مدعی کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس کی اپنی عبارتوں اور تحریروں کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے کہ مدعی کیا دعویٰ کرنا چاہتا ہے۔ اگر مدعی کی تحریروں میں اور لکھی ہوئی کتابیں دعویٰ کے مطابق ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ غلط سمجھا جاتا ہے۔ اب ہم مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ ان کا دعویٰ کیا ہے اور مرزا طاہر اور اُن کے ماننے والے اس کو کیا مانتے ہیں تحریر ملاحظہ ہو: مرزا قادیانی کی اپنی تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ ۱۸۶/۳۵۶ میں خود لکھتا ہے کہ میرا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ وہ مہدی ہوں جو مصداق **من ولد فاطمه و عترتي** وغیرہ ہے (یعنی حدیثوں والا) بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود کا ہے اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں! ساتھ اس کے جیسا کہ محدثین کہتے ہیں۔ میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اب مرزائیوں کے لئے عموماً اور مرزا طاہر کے لئے خصوصاً غور کرنے کا مقام ہے کہ وہ اس کو امام مہدی سمجھتے ہیں۔ جو خود دعویٰ کی تردید ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ امام مہدی اور ہے اور مسیح موعود اور ہے جیسا کہ مرزا قادیانی اور مرزا طاہر قادیانی کی اپنی تحریر موجود ہے

مرزا قادیانی کی اپنی تصنیف ایک غلطی کا ازالہ میں خود اپنے ماننے والوں کے متعلق صاف طور پر لکھتا ہے کہ ایسی بات میری طرف منسوب نہ کرنا جس کا میں اقرار نہ کروں مگر اس کے باوجود مرزا طاہر احمد اور اس کے ماننے والے پھر وہ بات مرزا آنجہانی کی طرف منسوب کر رہے ہیں جس کی اس نے خود تردید کر دی ہے۔ وہ امام مہدی کے دعویٰ سے منحرف ہے اور نبی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔

عبارت ملاحظہ ہو۔

مرزا قادیانی کی اپنی تصنیف ایک غلطی کا ازالہ کے شروع میں خود لکھتا ہے کہ ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوے اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنی معلومات میں تکمیل کر سکے۔ کہ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں۔ کہ سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔

مرزا قادیانی نے امام مہدی ہونے سے انکار کیا ہے

مرزا طاہر قادیانی کے دادا کا دعویٰ

اسی کتاب ایک غلطی کے ازالہ میں لکھا ہے۔

چنانچہ چند روز ہوتے ہیں کہ ایک صاحب (قادیانی) پر ایک مخالف (مسلمان) کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار سے دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔

نوٹ: یہ کتاب مرزا آنجہانی نے اسی لئے لکھی تھی اور اس کا نام ایک غلطی کا ازالہ رکھا گیا ہے کیونکہ قادیانی یہ کہتا ہے کہ ہم امام مہدی مانتے ہیں نبی نہیں۔ مسلمان یہ کہتا ہے کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ دونوں مرزا قادیانی کے پاس لے گئے تو انہوں نے جو جواب دیا وہ بھی آپ نے پڑھ لیا ہے۔ اب مرزا طاہر قادیانی اور قادیانی اُمت کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ جس دعویٰ سے مرزا قادیانی نے انکار کیا ہے۔ اس کو تو وہ مانتے ہیں۔ اور جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔ یہ کیسی مرزا طاہر کو ماننے والی اُمت ہوتی اسی چیز کو قادیانیوں نے گمراہ کیا ہوا ہے۔

احقر تمام مرزائیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ایسے شخص پر لعنت بھیجتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا پورا ایمان لائیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں تاکہ اس دنیا سے جانے کے بعد ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

اوپر کی عبارت سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ امام مہدی نبی نہیں ہوگا۔ جو قادیانی، مرزا کو امام مہدی مانتے ہیں وہ بقول مرزا آنجہانی کے غلط ہیں۔

جو مرزا کو نبی نہیں مانتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ اب مرزا طاہر اور اُمت مرزائیہ یہ بتائیں کہ وہ اپنے آپ کو کس زمرہ میں سمجھتے ہیں۔ یہ فیصلہ وہ خود کر کے اس کا اعلان کریں۔

مرزا طاہر احمد نے تو ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو روزنامہ جنگ لندن میں اعلان کر دیا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو امام مہدی سمجھتے ہیں نبی ہرگز نہیں مگر اُمت مرزائیہ کا اعلان باقی ہے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام قادیانی) **محمد رسول الله والذين معه** ترجمہ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ مرزا آنجہانی کا دعویٰ نبی ہونے کا ہے امام مہدی ہونے کا نہیں۔

برہمن باریہ بنگلہ دیش میں دو روزہ
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے مطالبات

گزشتہ ۸ فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات سے دو روزہ برہمن باریہ تنظیم نوجوانان تحفظ ختم نبوت کی طرف سے نیاز محمد ہائی اسکول میدان میں حضرت العلامہ مولانا سراج الاسلام مدظلہ العالی کی زیر صدارت عظیم الشان کانفرنس ہوئی جس میں بنگلہ دیش کے بڑے بڑے علماء کرام ومفکرین اسلام نے شرکت کی فرمائی۔ اس کانفرنس میں تقریباً ۳۰ ہزار لوگوں نے شرکت کی تنظیم نوجوانان ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے دن چند مطالبات پیش کئے گئے جو اتفاق رائے سے تسلیم کئے گئے سرکاری سطح پر ان مطالبات کو تسلیم کرانے کے لئے حکومت بنگلہ دیش سے پرزور اپیل کی گئی۔

وہ مطالبات یہ ہیں:

(۱) قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس یعنی شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں دلیلوں کی رو سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال کذاب، دھوکہ باز، اور غیر مسلم ہے دنیا کے سارے مسلمان، علماء محدثین، مفسرین، فقہاء اور مفتیان عظام کی رائے یہ ہے کہ پنجاب گورداسپور کے مرزا غلام قادیانی کو نبی ماننے والے جتنے بھی فرقے (احمدیہ لاہوری گروپ وغیرہ) ہیں سب کے سب کافر، مرتد، زندیق اور غیر مسلم ہیں۔ لہٰذا دنیا میں دوسرے مسلمان ملکوں کی طرح بنگلہ دیش میں بھی قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کو اسلام کی اصطلاحات (مثلاً امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین والمؤمنین" صحابی رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین وغیرہ) اور مسلمانوں کے جو شعار ہیں، (مثلاً مسجد، مدرسہ، اذان اقامت، اور نماز وغیرہ) ان کو اپنے لئے استعمال کرنے سے روکا جائے۔

۳۔ ہانگ کانگ سے چھپا ہوا قادیانی ترجمہ قرآن مجید جو بنگلہ دیش میں درآمد کیا گیا نیز (اسلام کے نام پر) طباعت شدہ قادیانی کتابیں ضبط کی جائیں اور جتنے بھی ان کے مکتب ہیں، ان کو بند کیا جائے، ساتھ ہی ساتھ سرکاری نیم سرکاری یا نجی دفاتر میں جتنے بھی قادیانی (آفسر سے لیکر کلرک) ہیں ان سب کو فوری طور پر برخاست کر دیا جائے۔

حکومت بنگلہ دیش وزارت مذہبی امور میں جتنے بھی وقف اسٹیٹ ہیں ان کے نگران متولی یا خادم کے عہدوں پر جتنے بھی وقف اسٹیٹ کام کر رہے ہیں ان سب کو نکالا جائے اور ان میں مسلمانوں کو بھرتی کر کے ہر قسم کے اختیار دے کر انہیں کو متولی بنایا جائے

۵ مسلمانوں کے اول قبلہ بیت المقدس کو آزاد کرنے کے علاوہ دنیا کے جس کسی خطے میں بھی مسلمان اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں یہ کانفرنس ان کی تائید کرتی رہے اور ان کے ساتھ دینے کا اعلان کرتی ہے

۶۔ سود، رشوت، شراب نوشی، قمار بازی، بے حیائی وغیرہ جتنی بھی شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں ان سب کی روک تھام کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ بنگلہ دیش کو اسلامی جمہوریہ بنانے کا اعلان کیا جائے

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خطاب

ٹوبہ ٹیک سنگھ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزائیت کا تعاقب ہر مسلمان کا فرض ہے، کیونکہ قادیانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوازی نبوت کا نام ہے، جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کے مترادف ہے اور دنیا کے قوانین بھی یہی ہیں کہ غدار کی سزا سزائے موت ہوتی ہے لہٰذا قادیانی مرتدین کے لئے سزائے موت کا اعلان کیا جائے وہ یہاں مرکزی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی کے سانحہ قتل پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مولانا حق نواز نے ساری زندگی طاغوتی طاقتوں اور صیہونی ایجنٹوں کی سرکوبی کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ مولانا نے اسلاف کے کارناموں کو زندہ کیا۔ مولانا کے قاتلوں کو عبرت ناک سزا دی جائے ورنہ پوری قوم حرکت میں آجائیگی۔

بہاولپور میں درس قرآن

جامعہ مسجد الصادق بہاولپور میں درس قرآن کا سلسلہ زیر اہتمام ختم نبوت ترتیب دیا گیا ہے پروگرام بعد از نماز فجر فوراً ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔

۱۰ر رمضان مولانا فضل الرحمٰن خانقاہ شریف۔

۱۱-۱۲ر رمضان، حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری ملتان

۱۲ر رمضان، مولانا محمد عبداللہ مجاہد علاج صحابہ، بہاولپور

۱۳ر رمضان، خطیب اہلسنت مولانا محمد نواز صاحب کہروڑ پکا

۱۴-۹ر رمضان، خطیب ختم نبوت محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۵ر رمضان، فاضل نوجوان مولانا محمد اسحاق ساقی

یہ سلسلہ یکم رمضان سے شروع ہو چکا ہے جس میں مولانا اللہ یار، مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر اور مولانا اللہ وسایا دینی وعلمی انداز میں درس قرآن دے چکے ہیں۔

قادیانی فلاحی کاموں کی آڑ میں اپنا جھوٹا مذہب پھیلا رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی لانڈھی کی جانب سے گذشتہ روز جناب مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کو ایک استقبالیہ دیا گیا استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے جناب باوا صاحب نے کہا کہ قادیانیت نے ان ممالک میں جہاں غربت ہے وہاں اپنا جال پھیلایا ہے اور فلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانیت کی ترویج میں مصروف ہیں لیکن ہم نے ان ممالک میں جا کر مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا اور سالانہ چالیس ہزار قادیانیوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ باوا صاحب نے نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس فتنے کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں اور ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرتد کی اسلامی سزا قتل کو فوراً نافذ کیا جائے تاکہ اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جلسہ سے مولانا محمد انور فاروقی صاحب جنرل سیکرٹری ختم نبوت کراچی اور مولانا محمد عمر فاروقی صاحب صدر ختم نبوت ضلع شرقی اور مولانا عبدالقیوم رحمانی صاحب جنرل سیکرٹری ختم نبوت ضلع شرقی مولانا عبدالستار ہزاروی صاحب چیئرمین حلقہ لانڈھی مولانا شمس الرحمٰن طارق صاحب لندن والے مولانا حافظ عبدالمنظور صاحب سرپرست انسداد منشیات کمیٹی لانڈھی ڈاکٹر محمد اقبال صاحب امیر تنظیم انقلاب اسلامی نے بھی خطاب کیا۔

قادیانی شوہر مسلمان ہوگیا — ناراض بیوی گھر چلی گئی

احمد پور شرقیہ (نامہ نگار) مسلم خاتون فاطمہ بی بی زوجہ نصرت انجم کے قادیانی شوہر مشہر احمد نے اپنی بیوی کی شرط منظور

کرتے ہوئے دین اسلام قبول کیا اور ختم نبوت پر ایمان لے آیا۔ فاطمہ بی بی اپنے نو مسلم خاوند مبشر احمد کے ہمراہ اس کے گھر چلی گئی۔ بتایا گیا ہے کہ فاطمہ بی بی (نصرت انجم) نے کافی عرصہ قبل دین اسلام قبول کیا تھا اس نے اپنے خاوند اور خاندان کے دیگر افراد سے تعلقات منقطع کر لئے تھے خاوند سے طلاق لینے کی خاطر سول کورٹ میں دعویٰ تنسیخ نکاح بھی دائر کر دیا تھا گذشتہ دنوں مبشر احمد اپنی بیوی نصرت انجم کو لینے آیا۔ بات بڑھ گئی آخر کار نصرت انجم نے مبشر احمد سے ملاقات کر کے اس کے سامنے شرط رکھی کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ اس کے گھر آباد ہونے کو تیار ہے چنانچہ مبشر احمد نے بیوی کی شرط مان لی اس بنیاد پر فاطمہ بی بی (نصرت انجم) نے سول کورٹ سے دعویٰ تنسیخ نکاح بھی واپس لے لیا اور ہنسی خوشی اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی۔

قرآن کریم کا مذاق اڑانے والے مسیحی داعی کی عبرتناک موت سے چار گاؤں مسلمان ہو گئے

سال رواں جنوری میں شمالی نائیجیریا کے صوبہ غونغولا میں واقع موب نامی گاؤں میں ایک نہایت عبرتناک اور نصیحت آموز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل نائیجیریا کے مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئی اور متعدد ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کی گئی۔

تفصیل اس طرح ہے کہ عرفیو نامی ایک شخص جو پیدائشی طور پر عیسائی تھا لیکن مسلمانوں کے اخلاق، سیرت و کردار اور حسن معاشرت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس کی بدنصیبی کہ زیور اسلام سے آراستہ ہونے اور عرصہ دراز تک اسلامی زندگی گذارنے کے بعد پھر مرتد ہو گیا۔ اور مسیحیت کا علمبردار اور پرجوش داعی مبلغ بن گیا اسلام دشمنی مسلمانوں کے خلاف ہجو گوئی اور پروپیگنڈے، قرآن کی تکذیب اس کی اہانت اور تحقیر اور استہزاء زبان درازی اور طعن و تشنیع اس کا نصب العین اور زندگی کا اہم مشغلہ بن گیا۔ چنانچہ ایک روز کسی گرجا گھر میں عیسائیوں کے ایک بڑے مجمع کے سامنے حسب معمول اپنے خطاب کے دوران قرآن کی تکذیب اور استہزاء کیا۔ اس پر نکتہ چینیاں اور اعتراضات کئے اور اسلام دشمنی کے جذبے سے سرشار ہو کر کہا کہ اگر خدا کی نازل کردہ آخری کتاب اور اسلام ایک سچا مذہب ہے تو وہ اس کتاب کے نازل کرنے والے خدا سے التجا کرتا ہے کہ آج اسے زندہ اور صحیح سلامت گھر واپس نہ جانے دے۔ قدرت الٰہی کی کرشمہ سازی کہ کلیسا سے نکل کر گھر جاتے ہوئے راستہ کے ایک چھوٹے سے نالے کو پار کرنے کی کوشش میں گر کر مر گیا۔ رفقاء سفر کو اس کی موت کا یقین نہ آیا اور اسے متعدد ہسپتال لے گئے لیکن وہ مر چکا تھا اس عبرتناک موت سے متاثر ہو کر صوبے کے چار گاؤں مسلمان ہو گئے۔ دوسرے روز وہ آدمی بھی ہلاک ہو گیا جو اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس قسم کا ایک اور واقعہ چند سال پہلے اسی صوبہ کے ایک اور گاؤں میں ایک سفینہ نام عیسائی مبلغ کے ساتھ پیش آیا جس نے قرآن کا ایک نسخہ جلا کر اس کے ساتھ اہانت آمیز اور گستاخانہ سلوک کیا تھا جس کی سزا میں اس کے دونوں ہاتھ جل گئے تھے اور اس کے بعد کافی علاج معالجہ ہوا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا قرآن کا اعلان بالکل سچ اور برحق ہے

قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عَاقِبَةُ المکذبین یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرونه

صدر پاکستان کے نام کھلا خط

گذارش ہے کہ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے اس وقت سے قادیانیوں کو مختلف شعبہ جات خصوصاً شعبہ تعلیم میں سوچی سمجھی سازش کے تحت غیر قانونی طور پر نوازا جا رہا ہے جس کی سب سے بڑی مثال قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ایک قادیانی مبلغ کو ڈین آف فیکلٹی آف سوشل سائنسز جیسے اہم کلیدی عہدوں پر مقرر کرنا ہے قادیانیوں کو ایسے نوازنے کے اقدامات اسلامی نظریہ تعلیم اور پاکستان کی سالمیت کے منافی اور نئی نسل کو گمراہ کرنے اور دین اسلام سے دور کرنے کے مترادف ہیں۔

قائد اعظم یونیورسٹی آف اسلام آباد گذشتہ چند سالوں سے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے گذشتہ چند سال سے ایک قادیانی پروفیسر جمیل احمد قائد اعظم یونیورسٹی میں مرزائیوں کا لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار ہوا تھا قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے نوازنے کا عمل پاکستان کو بے پناہ مشکلات سے دوچار کر سکتا ہے اس لئے حکومت کے اس اقدام سے ملک کی محب وطن جماعتوں اور دینی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے اور اس سازش میں ملوث عناصر کو بے نقاب کر کے مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

دفعہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کیا جائے

سرگودھا پریس ریلیز شبان ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ حاجی محمد اسلم کھچلانے گذشتہ دنوں شبان ختم نبوت سرگودھا کے کارکنوں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں سرگودھا کی تاجر تنظیموں، مذہبی اور سماجی تنظیموں کے عہدیداروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی مولانا محمد اکرم طوفانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی یہودی لابی ہے جو ملک پاکستان میں افراتفری پھیلا رہا ہے حاجی محمد اسلم کھچلانے اپنی تقریر میں طلبہ اور نوجوانوں کو قادیانیت کی سرکوبی کرنے کی تعریف کی اس کے علاوہ احمد پرویز صدر محمد اکرم عامر نے بھی خطاب کیا۔

دریں اثنا شبان ختم نبوت کے ایک اور مراسلہ میں بتایا گیا کہ قادیانی آرڈیننس کے خلاف ورزی کرتے ہوئے تین مختلف تھانوں میں علاقہ کے سرکردہ قادیانیوں کے خلاف ایف آئی آر کٹوائے گئے ہیں چک نمبر ۹۸ میں قادیانیوں نے شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا جو آرڈیننس کی کھلی مخالفت تھی قادیانی محمد اسلم ملک بشیر احمد ملک مظفر احمد ملک منصور احمد ملک طاہر احمد ملک زبیر احمد کے خلاف مقدمہ ۲۹۸/ج درج کر کے کاروائی تیز کرنے کی جدوجہد جاری ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کیا جائے۔

ڈائریکٹر اسکولز سکھر پر جانبداری کا الزام

صدر، وزیر اعظم اور محکمہ تعلیم کے حکام سے اپیل

اسکولز سکھر بنا العطاء اللہ خان بزدار بھیجا کہ اس واقعہ کی انکوائری کرائے ایک ہفتے کے اندر رپورٹ پیش کی جائے جیسا کہ دونوں معلمین گوٹھ ڈیرہ شاہ کے خاندان کے فرزند ہونے کا شرف حاصل ہے اور بااثر ہے ڈائریکٹر اسکولز اور دیگر معلمی حکام سے ان کے جابرانہ گہرے مراسم تھے لیکن ڈائریکٹر اسکولز سکھر نے عوام کے غم و غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے مورخہ ۱۲ دسمبر کو ایڈیشنل ڈائریکٹر اسکولز سکھر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر خیرپور اور سب ڈویژن میرواہ سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر میرواہ گوٹھ ولی کے مڈل اسکول میں ایک کھلی کچہری منعقد کر کے علاقے کے عوام، مڈل اور پرائمری اسکول کے معلمین متاثرہ طالب علم اس کے والد اور دیگر افراد جو پنچائتی فیصلہ میں موجود تھے ان سے تحریری بیانات لئے اور اسی دوران ملزمان پر مزید الزامات بھی ثابت ہوئے انکوائری آفیسران و ممبران نے عوام کو یقین دلایا کہ انصاف ہو گا۔ لیکن بدقسمتی سے ہوا وہی کچھ

جس کا ڈر تھا کیونکہ ڈائریکٹر اسکولز سکھر نے سیکرٹری تعلیم سندھ کے حکم کے مطابق اسے ایک ہفتے میں رپورٹ بھیجنے کے بجائے اسے سرد خانے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد علاقے کے معززین افراد نے ڈائریکٹر کو اس جانبداری اور یاری دوستی نبھانے پر احتجاج کیا تو اس نے بدکرداری کے مرتکب معلمین میں سے ایک کو سب ڈویژن بدین اور دوسرے کو یونین کونسل سے باہر تبادلہ کرنے کے لئے احکامات صادر فرما کر نہ صرف اخلاقی اور قانونی جرم کیا ہے بلکہ تعلیم جیسے مقدس پیشے پر ایک سیاہ دھبہ ایسے بدکردار معلمین کی پشت پناہی کر کے لگایا ہے پولیس اور تعلیم کے محکمے میں جو فرق تھا اسے مٹا دیا ہے علاقے کے عوام نے صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، چیف جسٹس پاکستان، وزیراعلیٰ سندھ، محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے ایک بار پھر مطالبہ کیا ہے دیہہ میرواہ کے وڈیرہ شاہی خاندان کے فرزندان کے خلاف پنچایتی فیصلہ اور محکمہ تعلیم کے افسران کی انکوائری کے مطابق انہیں قرار واقعی سزا دی جائے انہیں برطرف کر کے محکمہ تعلیم کو ایسے بدکردار معلمین سے پاک کیا جائے اور ڈائریکٹر اسکولز جنہوں نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے اپنے دوست وڈیرے کے بیٹوں کو بری کر دیا ہے اس کی اس غیر اخلاقی اور ناشائستہ فیصلہ کا بھی نوٹس لیا جائے۔

(حسن بخش جسکانی بلوچ)
چیف آرگنائزر

اظہار تشویش

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امریکی قونصل مقیم لاہور کی طرف سے ربوہ کا دورہ کرنے اور قادیانیوں کے سرکردہ رہنماؤں سے ملاقات کرنے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انسانی حقوق کی آڑ میں امریکی کو غلط اطلاعات فراہم کرنے پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی پاکستانی شہریت منسوخ کی جائے اور ربوہ کے مرزائی رہنماؤں مرزا منصور احمد، مرزا خورشید احمد اور چوہدری حمید اللہ قادیانی کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمات چلائے جائیں انہوں نے کہا کہ انگریزوں کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کی امت کو عالم اسلام اور اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر قانونی اور آئینی طور پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تھی جس پر مرزا طاہر احمد بھاگ کر لندن چلا گیا تھا اور قانون کی خلاف ورزی پر جن قادیانیوں کے خلاف مقدمے درج کئے گئے وہ ظلم کی جھوٹی داستانیں بیان کر کے لندن، جرمنی، کینیڈا چلے گئے ان ملکوں پر اصل حقیقت ظاہر ہونے پر قادیانیوں کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ اگر قادیانی اقلیت بن کر نہیں رہیں گے تو ان کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔

سندھ میں فسادات قادیانی کرا رہے ہیں
دو دہشت گرد گرفتار

سرگودھا (پریس ریلیز) شبان ختم نبوت سرگودھا کے ضلعی سیکرٹری نشر و اشاعت محمد اکرم عامر نے حکومت پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اگر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے تو ملک فسادات سے محفوظ رہ سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی کے پیرا ایجنٹ قادیانی ملک میں فسادات کروانے کے لیے آئے دن ملک میں آزادانہ فائرنگ کرنے میں مصروف ہیں مگر حکومت پاکستان نے ان گستاخ رسول قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جس کی وجہ سے یہ ہر آئے دن شرپسندانہ اقدام کرتے ہیں اور ان کو اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کی کھلی حمایت حاصل ہے مسلمان حکومت کا فرض اولین ہے کہ وہ قادیانیوں کو تمام اعلیٰ عہدوں سے فوراً برطرف کرے اور ملک میں قادیانی آرڈیننس کی سختی سے پابندی کروائے۔ شبان ختم نبوت سرگودھا کے پریس ریلیز کے مطابق مولانا محمد اکرم طوفانی نے دفتر ختم نبوت کرشن منڈی میں کارکنوں سے خطاب کیا حکومت پاکستان کی مرزائی نواز پالیسی کی مذمت کی انہوں نے کہا کہ کراچی میں پکڑے ہوئے دو دہشت گرد جو فسادات اور تخریب کاری میں ملوث ہیں بقول پولیس ان کا تعلق ربوہ سے ہے جو قادیانیوں کا مرکز ہے انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں دو قادیانیوں کا رنگوں ہاتھ پکڑا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ملک پاکستان خصوصاً سندھ میں دہشت گردی قادیانی کرا رہے ہیں لہٰذا وفاقی حکومت ان کی تفصیلی رپورٹ طلب کرے کہ انہوں نے اس سے پہلے کیا کیا غنڈہ گردی کی ہے اور وہ کس قادیانی سربراہ کے اشارے پر کام کر رہا ہے

طوفانی صاحب نے کہا کہ قادیانی آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اس وقت شبان ختم نبوت کے ممبر جناب نے شرکت کی ضلعی صدر محمد پرویز نے بھی خطاب کیا

●●

حاجی عتیق احمد کی شادی کی تقریبات

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات اور معروف سماجی رہنما مولوی فقیر محمد کے صاحبزادے حاجی عتیق احمد کی شادی کی تقریبات بخیر و خوبی سرانجام پا گئی ہیں برات فیصل آباد میرپور خاص سندھ گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ملتان ریلوے اسٹیشن پر برات کا استقبال کیا اور ناشتہ پیش کیا۔ اسی طرح رحیم یار خان ریلوے سٹیشن پر عالمی مجلس کے ممتاز رہنماؤں مولانا احمد بخش، مولانا شبیر احمد عثمانی اور قاری اللہ دتہ شفیق نے برات کا خیر مقدم کیا اور برات کے اعزاز میں ظہرانہ دیا مولانا عزیز الرحمن جالندھری ملتان سے روہڑی تک برات کے ساتھ گئے شیر ایکسپریس دس گھنٹے لیٹ ہونے کی وجہ سے حیدر آباد صبح ½۸ بجے کی بجائے شام ½۶ بجے پہنچی وہاں سے مہران ایکسپریس کے ذریعہ برات میرپور خاص سندھ چوہدری اکبر علی مرحوم کے گھر پونے نو بجے رات پہنچی برات کا استقبال نکاح اور دوسری تقریبات صرف ایک گھنٹہ میں مکمل کی گئیں اور سندھ کے خطرناک حالات کے پیش نظر برات دلہن کے ہمراہ ½۱۰ بجے رات ٹرین کے ذریعہ میرپور خاص سے حیدر آباد اور ½۴ بجے صبح حیدر آباد سندھ سے شیر ایکسپریس کے ذریعہ دس گھنٹہ لیٹ ۹ بجے رات واپس فیصل آباد پہنچی اگلے روز ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں ممتاز علماء کرام، سماجی رہنماؤں، ممتاز شہریوں کے علاوہ مولوی فقیر محمد کے عزیز و اقارب نے شرکت کی اور نہایت سادگی اور پروقار طریقے سے تمام تقریبات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئیں۔

احتجاج

گزارش ہے کہ عمل سائنس ماہ جنوری ۱۹۹۰ء ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی پاکستان کے صفحہ اول پر موجود ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تصویر دیکھی تو تجسس بڑھا، ورق الٹا تو دیکھا کہ صفحہ نمبر ۱۲ پر پھر تصویر پر نظر پڑی تو دیکھا کہ مضمون نگار مقبول ایچ خان نے اس کو دنیائے اسلام کی ہستی قرار دیا ہے جس کی بنا پر اس نے دنیائے

اسلام کے دلوں کو مجروح کیا ہے
طارق محمود شاہ۔ نورین الیکٹریکل ستھکم سیمنٹ لمیٹیڈ
رفیق الدین قریشی سٹور کیپر ستھکم سیمنٹ لمیٹیڈ۔ فاروقیہ

شبان تحفظ ختم نبوت
تحصیل ہری پور کی تنظیم نو کا قیام

شبان تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شاندار اجلاس دفتر شبان تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں زیر صدارت حاجی خان افسر سواتی صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ ومناظر ختم نبوت جناب حفیظ الرحمن صاحب نے فرمایا کہ آپ حضرات کو خداوند قدوس نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے موقف کرلیا ہے آپ شب و روز محنت کریں کہ پوری دنیا سے قادیانیت کا وجود تک ختم ہو جائے۔ ان کے بعد خادم ختم نبوت محمد اورنگزیب اعوان نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوتؐ کا مسئلہ دین اسلام کی اساس ہے اور حضور اکرمؐ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ دجال اور کذاب ہے سب سے پہلے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف صدیق اکبرؓ نے علم جہاد کیا اور کثیر تعداد میں صحابہ کرامؓ نے ناموس رسالتؐ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہمیں بھی اس سلسلے میں کسی بھی جانی و مالی نقصان سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے بعد ازاں تحصیل کی سطح پر حسب ذیل عہدیداران تشکیل دیئے گئے صدر زاہد اور حسین شاہ صاحب، نائب صدر حبیب الرحمن صاحب جنرل سیکرٹری، افتخار احمد صاحب، جوائنٹ سیکرٹری اورنگزیب مغل صاحب، ڈپٹی سیکرٹری عتیق الرحمن قاسمی صاحب، پریس سیکرٹری محمد اورنگزیب اعوان، آفس سیکرٹری جناب صاحب غفور صاحب علوی صاحب، اور فنانس سیکرٹری بشارت اقبال صاحب، اس کے بعد تمام عہدیداروں نے حلف اٹھایا کہ ہم اس وقت تک میدان عمل سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جب تک ایک بھی گستاخ رسولؐ اس دنیا میں باقی ہے

جشن صد سالہ احمدیہ منانے والے ملزمان کی درخواستیں ضمانتیں منسوخ

گجرات (نامہ نگار) سردار غلام فرید سیشن جج گجرات نے شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کے جنرل منیجر فاروق احمد مشتاق احمد ظہیر اور کین منیجر صدر انجمن احمدیہ محمود احمد خالد کی ضمانتیں قبل از گرفتاری منسوخ کردی ہیں جس کے بعد پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا یاد رہے کہ ملزمان کے خلاف جشن صد سالہ احمدیہ منانے پر یامین قادری جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین نے پرچہ درج کرایا تھا۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولپور کے پریس ریلیز کے مطابق تحصیل بہاولپور کے نہایت اہم ساتھی جو ہمیشہ سے مجلس ختم نبوت سے وابستہ رہے سے جماعت محروم ہو گئی۔ وفات ہونے والوں میں سید محمد قاسم شاہ بخاری جو دینی مدارس مساجد اور ختم نبوت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون کرتے تھے موصوف مدرسہ فاروقیہ کے مہتمم بھی تھے دل کی حرکت بند ہونے سے انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دریں اثنا حاجی محمد حسین جیولرز جو نیک سیرت پابند صوم و صلوٰۃ تھے اہل اللہ سے محبت رکھتے تھے وفات پا گئے۔ اسی طرح حاجی محمد زکریا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہاولپور کے سرپرست اعلیٰ ہیں ان کا جوان سال پوتا اور چوہدری محمد ادریس کا بیٹا حبیب الرحمٰن انتقال فرما گئے۔ مرحوم کی عمر بارہ سال تھی حافظ قرآن تھے حاجی عمر دین، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا چوہدری محمد علیم، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی نے مذکورہ بالا حضرات کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا اور مرحومین کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مجلس کے تمام اراکین ان لواحقین سے شریک غم ہیں۔

مانسہرہ میں کسی دکان پر
قادیانیوں کا کوئی وجود نہیں

مانسہرہ: (منظور احمد شاہ) ایک وقت وہ تھا کہ مانسہرہ میں قادیانیت کے خلاف منبر پر بات کرنا بڑے دل گردہ کی بات تھی لیکن اس وقت بھی مرد قلندر، یادگار اسلاف، مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ نے اکابرین کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے مرزائیوں سے بڑے بڑے معرکے لڑے۔ مشہور قادیانی مناظر اللہ دتہ جالندھری کو شکست فاش دی۔ قادیانی جماعت کے ڈکٹیٹر پوپ مرزا محمود کو دندان شکن جواب دیئے اگر مولانا ہزارویؒ ایمانی فراست سے اس بات کو نہ بھانپ لیتے تو پاکستان میں قادیانیوں کی اکثریت مانسہرہ میں ہوتی اور ربوہ کے بجائے ہیڈ کوارٹر مانسہرہ بن جاتا اور کسی زمانے میں مرزائیوں نے مانسہرہ میں بڑاسی جنگل کے قریب گرمائی ہیڈ کوارٹر بنانے کی کوشش کی تھی لیکن مانسہرہ کے غیور مسلمانوں نے ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا اس کے بعد ایبٹ آباد میں گرمائی ہیڈ کوارٹر بنانے کی سعی لاحاصل ہوئی تاکہ قادیانی پوپ موسم گرما میں اپنی حور وقصور کے ہمراہ ہزارہ میں براجمان ہوں لیکن یہاں بھی نتیجہ ناکامی کی صورت میں ملا مانسہرہ کے مشہور قادیانی خان بہادر غلام ربانی خان نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ میں دو دفعہ وزیراعظم پاکستان کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر منتخب ہو چکا تھا لیکن ہر دفعہ مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ نے میرا یہ خواب ناکام بنا دیا" بابائے جمعیتؒ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ مانسہرہ میں قادیانیت کا راستہ روک دیا اب مانسہرہ میں قادیانیت عوام کے لئے ایک گالی سے کم نہیں ہے۔ داتہ، پھگلہ، دیب گراں اور مانسہرہ شہر میں چند قادیانی ہیں کچھ قادیانی تو بھاگ کر صدیق آباد چلے گئے ہیں اور کچھ یہاں باقی ہیں جو باقی ہیں ان کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان۔ مانسہرہ میں قادیانیوں کی قبریں یہاں ہیں ان میں ایک قبر مشہور قادیانی وکیل پیر زمان شاہ سنگھو کی ہے جس پر قرآنی آیات کندہ ہیں چنانچہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" اور ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک وفد اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ حامد علی خان صاحب سے ملا اس وفد میں بابو فضل الرحمان صاحب نائب صدر یوتھ فورس ہزارہ ڈویژن، ڈاکٹر ریاست علی الفہد صاحب جنرل سیکرٹری ختم نبوت یوتھ فورس ہزارہ ڈویژن محمد ظہور عثمانی اور ختم نبوت یوتھ فورس کے سرپرست قاضی رفیق الرحمان اور بابا وقار احمد پر مشتمل تھا مطالبہ کیا کہ مانسہرہ میں قادیانیوں کی قبروں پر جو قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں یہ صریحاً آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے لہٰذا ان آیات کو ان قبروں سے محفوظ کردیا جائے" چنانچہ اے سی مانسہرہ اپنے ساتھ غنی الرحمان صاحب اور ایس ایچ او مانسہرہ جعفر شاہ صاحب اور جناب محمد خان صاحب ایس ایچ او سٹی مانسہرہ کو لیکر موقع کا معائنہ کیا اور قادیانیوں کو حکم دیا کہ ان آیات کو اتار کر سادہ تختیاں لگوادیں ورنہ پولیس قانون کے مطابق کارروائی کرے گی چنانچہ قادیانیوں نے یقین دہانی کرائی کہ آیات کو اتار دیں گے چنانچہ انہیں چار دن کے اندر اندر سنگ مرمر کی وہ تختیاں اتار

کر سادہ لگوادیں اب یہاں مانسہرہ میں تمام قادیانی قبروں سے قرآنی آیات والی تختیاں اتار کر سادہ لگوادی جائیں گی آپ کو ضلع مانسہرہ میں کسی بھی دوکان یا ہوٹل پر شیزان کا جوس اور دیگر اشیاء نہیں ملیں گی۔

سابق صدر ضیاء الحق اور وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے حامی عبرت حاصل کریں

لاہور جمعیت اشاعت توحید و سنت کے رہنما مولانا محمد حسین ہزاروی نے ایک بیان میں قادیانی مرزائیوں کے عزائم اور حرکت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مذمت کی ہے اور ناقابل برداشت قرار دیا۔ مولانا ہزاروی نے کہا جنرل ضیاء الحق کے حامیوں اور بھٹو کے حامیوں کیلئے انتہائی غیرت کا باعث ہے۔ ہر دور حکومت میں قادیانیوں، مرزائیوں کو پروان چڑھایا گیا۔ مرزائی بیرون ملک مسلمان ظاہر کر کے اسلامی تبلیغ کے نام پر تبلیغ کر کے دھوکہ کیا جارہا ہے۔ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد بھی یہ لوگ اسلامی نام اور اسلامی تبلیغ اور دکانوں دفتروں میں کلمہ طیبہ کیوں تحریر کرتے ہیں۔ حکومت نوٹس کیوں نہیں لیتی دونوں رہنماؤں کے بارے میں مرزائیوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے ہمیں اقلیت قرار دیا۔ پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور جنرل ضیاء الحق نے ہمارا جینا حرام کرنے کی کوشش کی تو زندہ آگ میں جلادیا۔ مولانا ہزاروی نے کہا دونوں رہنماؤں کے عقیدت مندوں کے لئے غیرت کا مقام ہے ان کو کتنی ڈھیل دے رکھی ہے۔ مرزائی قادیانیوں کے نزدیک دونوں حکمران اور ان کے عقیدت مند مسلمان نہیں۔

معذرت

شمارہ نمبر ۳۸ میں روف رحیم عنوان کے تحت سورۃ التوبہ رع ۱۴ کی بجائے سورۃ یونس کا حوالہ دیا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ قارئین تصحیح فرمائیں۔

تبصرہ کتب

رسالہ جزاء الاعمال حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا مفید ترین رسالہ ہے جس کے ذریعے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ رسالہ مختصر مگر جامع ہے گویا کوزے میں سمندر کو بند کر دیا ہے اور خیر الکلام مَا قَلَّ وَ دَلَّ کا مصداق ہے اس کا ہر فرد کا پڑھنا دنیا اور آخرت کے لئے مفید ہے یہ رسالہ ادارہ تالیفات اشرفیہ کی مساعی جمیلہ کا شاہکار ہے

پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر

ہدیہ: ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

پاکستان سٹیٹ آئل کراچی کی طرف سے ایک کتاب جس میں نبی علیہ السلام کے مکی زندگی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، بہر حال کتاب تاریخی اعتبار سے نہایت ہی معلوماتی ہے آپ کی سیرت کا تذکرہ نہایت جامع مختصر انداز میں مصنف نے کیا ہے۔ اللہ کرے ہمارے مختلف شعبوں سے ایسی قسم کی خدمات کا ثبوت دیتے رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے بارے میں بڑی سعادت مندی ہے۔ مگر سیرت کے مستند کتب کی روشنی میں آپ کی زندگی کے مختلف پہلو کو اجاگر کرنا ایک قابل تعریف اقدام ہے، بہترین طباعت اور آفسٹ پیپر کے ساتھ ادارہ سے دستیاب ہے۔

کتاب مینارِ نور جو قاری محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ کی علمی کاوش بر سر عام آئی، دین اسلام کے مختلف مضامین پر مشتمل یہ کتاب نہایت مستند اور قابل قدر ہے، مصنف نے خلافت راشدہ کی تاریخ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج و مطہرات و دیگر اہم تاریخی مسائل پر سیر حاصل بحث کی ہے کتاب کی قیمت ۲۲ روپے ہے، مکتبہ انوار مدینہ مسجد صدیق اکبر مانسہرہ صوبہ سرحد، پوسٹ بکس نمبر ۲۱۳۰۰ سے دستیاب ہے۔

بقیہ:- دین اسلام

پر اپنے دماغی توازن اور اپنی قوت تمیز کو برقرار رکھا اور وہ ہر فتنہ کی آگ کا ایندھن نہیں بن سکے، ان میں ایسے ایسے جری اور ذہین مصلح اور عالم پیدا ہوئے جنہوں نے وقت کے دھارے میں بہنے سے انکار کر دیا اور اس اصول سے ماننے سے انکار کیا کہ:۔

چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

وہ واقعات جن کی تاریخ کربلا کے میدان سے شروع ہوتی ہے اور کسی نہ کسی شکل میں اس وقت بھی اس کی جھلک نظر آسکتی ہے۔ یہ سب اسی زریں اصول کا نتیجہ تھا۔

زخم کا مرہم

عزیز نوجوانو! زخم بہت گہرا ہے لیکن کوئی زخم نہیں جس کا مرہم نہ ہو اور جو مندمل نہ ہو سکے۔ عقل اور عزم شرط ہے۔ کھوئی ہوئی دولت کی بازیافت اور بھٹکے ہوئے گلے اور کھوئے ہوئے ریوڑ کو گھر لانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ زبانوں سے اگر زہر پھیلایا جا سکتا ہے تو تریاق بھی مہیا کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ کام پہلے کام سے زیادہ فطری اور آسان ہے کہ زبان کے لیے بھی فطرت کا منشا اور خدا کا حکم یہی ہے کہ:۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

کسی زبان کا اسلامی روح سے محروم رہنا اور جاہلی تصورات اور عقائد کا غلام ہونا بہت بڑا خطرہ ہے۔

یاد رکھو کسی زبان اور لٹریچر کا اسلامی روح، اسلامی تخیلات اور تعبیرات، اسلامی حقائق اور اصطلاحات سے ناآشنا ہونا اور دینی علوم کے خزانے سے محروم رہنا بہت بڑا خطرہ ہے، زبان کا دل و دماغ اور روح و ضمیر سے قریبی تعلق ہے۔ جس زبان پر غیر اسلامی فکر اور غیر اسلامی ادب کا تسلط ہو۔ جس زبان پر غیر اسلامی چھاپ ہو۔ جس زبان کے بولنے والوں کے سوچنے کا طریقہ اور اپنے مطالب کے ادا کرنے کا انداز دوسرا ہو۔ جس زبان کے استعارات و تشبیہات، محاورات و تلمیحات کسی مشرکانہ تہذیب یا فلسفہ سے ماخوذ ہوں اور وہی شخصیتیں، وہی کردار، وہی ادیب و شاعر، اسی کے مصلح اور رہنما، اس کے فلسفی اور مفکر اس کے لئے قابل تقلید اور آئیڈیل ہوں، اس کو اسلامی شخصیتوں سے اور جس فضا میں اسلام پھلا پھولا اس سے بیگانگی ہو۔ وہ قوم ہمیشہ ذہنی اور تہذیبی ارتداد کے خطرہ میں مبتلا رہے گی۔ اور اس کی جاہلی عصبیت کو ہر وقت بیدار کیا جا سکے گا۔ نسل پرستی اور زبان پرستی کا ایک نعرہ اس کو مجنون اور از خود رفتہ بنا دینے کے لیے کافی ہے۔ حالیہ واقعات میں ہم نے اس کا نمونہ دیکھ لیا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آپ اس خطرہ کا سدّباب کریں ان زبانوں میں مہارت پیدا کریں۔ ان کی زبان و ادب کو نہ صرف اسلامیات سے مالا مال کردیں بلکہ ان کی روح اور ضمیر کو مسلمان بنائیں۔ اور ان کا مزاج اسلامی بنانے کی کوشش کریں۔ ان شخصیتوں کا رعب اور ان کا ذہنی تفوق دور کرنے کی کوشش کریں جو ان کو اسلام سے دور اور مشرکانہ تخیلات سے قریب کرتی ہے۔ ان میں اسلام اور جاہلیت کے درمیان امتیاز کرنے۔ اول الذکر سے محبت اور آخر الذکر سے نفرت کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا کردیں کہ آئندہ کوئی جاہلی نعرہ اور زبان و نسل، ملک و وطن کی دہائی ان کو اسلام اور مسلمانوں سے کاٹ نہ سکے۔

ایک نئے دور کا آغاز ہوگا

اگر توفیق الٰہی سے آپ نے یہ فرض انجام دیا تو ہماری سابقہ غلطی جس کے نتیجے میں یہ ناشدنی واقعات پیش آئے وہ ایک بڑی کامیابی کا پیش خیمہ بن جائے گی اور ملت اسلامیہ کے اس قیمتی خاندان کو جس میں ہزاروں کی تعداد میں علماء اور سینکڑوں کی تعداد میں اولیاء پیدا ہوئے اور جن کے اندر اب بھی اسلام سے محبت اور دین کیلئے حمیت پائی جاتی ہے اور جن کے اسلاف نے ماضی قریب میں تیرھویں صدی کے مجاہد اعظم حضرت سید احمد شہیدؒ کے ساتھ وہ جانبازیاں اور سرفروشیاں دکھائیں جنہوں نے ڈاکٹر ہنٹر جیسے نقادوں کو بھی انگشت بدنداں بنا دیا، ایک جدید استحکام حاصل ہوگا اور ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

"اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (خدا کی مدد سے) وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔ اور وہ غالب اور مہربان ہے۔
(سورۃ الروم ۴-۵)

بقیہ:- لیلۃ القدر

نے زمین میں نزول کیا۔ پس ہر مومن کو ضروری ہے۔ کہ اس شب میں رحمتوں کا طالب ہو۔ رحیم و رحمٰن کے آگے سر نیاز خم رکھے۔ اور بعد خشوع و خضوع دست تضرع دراز کرکے کہے خدایا۔

میں ایمان لایا۔ فرشتوں کتابوں رسولوں اور تقدیر پر اور پکار اٹھے!! پروردگار تیری باتیں حق ہیں۔ تیری طاقت کا عہد کیا اب تیری مغفرت کے طالب ہیں۔ اور تو ہی ہمارا مرجع ہے۔ کسی کو تو اس کی قوت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔ اور خیر و شر انسان کی کمائی ہے پس اے پروردگار!! اگر ہم سے بھول ہو یا کوئی خطا ہو، تو مواخذہ نہ کر۔ پروردگار ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ دے ہمیں معاف کر۔ ہمارے گناہ بخش، ہم پر اے ہمارے آقا رحم فرما۔ اور کفار پر ہمیں غلبہ نصیب فرما۔

مذہب کی پاک روح مردہ ہو چکی تھی۔ لیکن اس رات میں اعادہ معدوم اور حیات بعد الممات ہوا۔ وہ کتم عدم سے عالم شہود میں اترے۔ اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ فرشتے اور روح اس رات میں اترتے ہیں۔ مگر بتدریج پورے ایک مہینہ میں اترتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کے دامن دفعتہً ان برکات و فضائل کے سمیٹنے کی وسعت نہیں رکھتا روح کی حقیقت کیا ہے؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

من کل امر سلام

یعنی وہ ملائکہ اور روح امن و سلامتی ہو۔ جو دنیا کو یکسر امنیت و سلامتی کی برکتوں سے معمور کرتی ہے۔

پھر یہ سکون و اطمنان، اور فیض صرف عرب کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ مشرق و مغرب دونوں کو لئے ہے۔

لیلۃ القدر کو صرف اس لئے فضیلت نہیں ہے۔ کہ اس میں عبادت کا ثواب عام راتوں سے زیادہ ملتا ہے۔ بلکہ اس بنا پر بھی کہ اس میں ہم کو ایک کتاب دی گئی۔ اور ہم کو مشرق و مغرب میں اس کی منادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے' بادشاہوں کی منادی طبل و علم کے ساتھ کی جاتی ہے۔ لیکن خدا کی منادی تہلیل

وتکبیر کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ رمضان کے بعد عید کا حکم اس لئے دیا گیا۔ تاکہ تہلیل وتکبیر کی مقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ وجلال، نفوذ وقوت، اور وسعت واثر کا سماں دنیا کو نظر آجائے۔

پرآہ: تمہاری غفلت کیسی شدید اور تمہاری گمراہی کیسی ماتم انگیز ہے۔ کہ تم لیلۃ القدر کو تو ڈھونڈتے ہو، پر اس کو نہیں ڈھونڈتے جو لیلۃ القدر میں آیا۔ اور جس کے ورود سے اس رات کی قدر و منزلت بڑھی اگر تم اسے پالو۔ تو تمہارے لئے ہر رات لیلۃ القدر ہے۔

ہر شب، شب قدر است اگر قدر بدانی

اللہ کریم ہمیں اپنے بندوں میں شامل فرمائیں اور کامل اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

بقیہ:- خطبہ جمعہ

میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے پہنایا جائے تو لیکن متعلم اپنی بات نہیں کیا کرتا، دوسروں کی بات کیا کرتا ہے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولیت اپنے علاوہ دوسری مخلوق کے اعتبار سے بیان فرمائی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر باقی مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اس صورت میں یہ اولیت اضافی ہوگی۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ اولیت حقیقی یعنی ابراہیم علیہ السلام کو یہ خاص فضیلت دی گئی ہو تو یہ بھی بعید نہیں، کیونکہ بعض باتوں میں دوسرے انبیاء کو بھی فضیلت دی گئی، جس کو فضیلت جزئی کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی خاطر برہنہ کیا گیا تھا، ان کے کپڑے اتار کر ان کو نار نمرود میں ڈالا گیا تھا، اور اللہ کی ذات کی خاطر ان کو ذلیل کیا گیا، جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام معززوں کے سردار تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا یہ بدلہ عطا فرمایا، جیسا کہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا۔ سب بے ہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اب میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے یا یہ کہ وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ لیکن مجھ سے پہلے ان کو ہوش آگیا۔ کیونکہ وہ ایک دفعہ کوہ طور پر تجلی الٰہی سے بے ہوش ہو گئے تھے۔

بقیہ:- فوائد قرآن مجید

یہی قول ابن ابی حاتمؒ نے حضرت شعبیؒ کی روایت سے مرفوعا بھی نقل کیا ہے (تفسیر ابن کثیر)

سورۃ الدخان کے فضائل۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات میں سورۃ دخان پڑھے تو صبح کو اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ (۲) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کی رات یا دن میں سورۃ دخان پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیں گے، قرطبی بروایت

حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص ہر رات میں سورۃ واقعہ پڑھا کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

سورۂ حشر کی آخری آیات کی فوائد و برکات ترمذی میں حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم ۝ اور اس کے بعد تین مرتبہ سورۃ حشر کی آخری کی آخری تین آیتیں ھو اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو سے آخری سورت تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اگر اس دن میں وہ مر گیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی اور جس نے شام کو یہی کلمات تین مرتبہ پڑھ لئے، تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا۔ (مظہری)

فضائل سورۃ الملک (۲۹ پارہ)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المانعۃ المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر، یعنی یہ سورت عذاب کو روکنے والی ہے عذاب سے نجات دینے والی ہے یہ اپنے پڑھنے والوں کو قبر کے عذاب سے بچائے گی (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں ہے کہ سورت ملک ہر مومن کے دل میں ہو ذکرہ الثعلبی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت ہے جس کی آیتیں تو صرف تیس ہیں، قیامت کے روز یہ ایک شخص کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گی اور وہ سورۃ تبارک ہے۔

حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت کو نصف القرآن اور قل ھو اللّٰہ کو ثلث القرآن اور قل یایھا الکفرون کو ربع القرآن فرمایا ہے۔ رواہ ترمذی والبغوی مظہری)

سورت التکاثر کی خاص فضیلت: ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے خطاب کر کے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی آدمی اس کی قدرت نہیں رکھتا کہ ہر روز قرآن کی ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں کون پڑھ سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی الھاکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا مطلب یہ ہے کہ الھاکم التکاثر روزانہ پڑھنا ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے، مظہری بحوالہ حاکم بیہقی عن ابی ہریرہؓ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر لوگ صرف اسی سورت عصر میں تدبر کر لیتے تو یہی ان کے لئے کافی تھی ابن کثیر، حضرت قاضی ثناء اللہؒ نے فرمایا کہ مجھے اپنے شیخ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے خوف و خطرات کے وقت سورۃ قریش پڑھنے کا حکم دینا، فرمایا کہ ہر بلا و مصیبت کے دفع کرنے کے لئے اس کی قرأت مجرب ہے۔

سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتوں لقد جاءکم رسول من انفسکم سے لیکر آخر سورۃ تک پڑھنے کے فضائل حضرت ابوالدرداؓ فرماتے ہیں جو شخص صبح وشام یہ آیتیں سات مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام آسان فرما دیتے ہیں (قرطبی)

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمام پڑھنے والوں کو نیک اعمال کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قادیانیت سے بیزاری

میں مسمی محمد افضل ولد محمد حسین قوم ساہی سکنہ چک نمبر ۲۱ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس اعلان کرتا ہوں کہ میں آج مورخہ ۱۵/۳/۹۰ بروز جمعرات قادیانی عقائد سے تائب ہو گیا ہوں۔ میں بدست مبارک قاری عطاء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد چک نمبر ۲۱ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا اسلام قبول کرتا ہوں میں خداوند تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور ختم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بصمیم قلب اقرار کرتا ہوں۔ مزید براں اس عقیدہ کی تائید کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی، بروزی یا کسی بھی قسم کا نبی رسول نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے یا کرے گا۔ تو اس کو اور اس کے ماننے والوں کو خارج از اسلام تصور کرتا ہوں۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔

جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارخیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ

کراچی میں الائیڈ بینک آف پاکستان کموڈٹی ایکسچینج گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹۰ میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں